REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP_5.

جلد ۳۲

شمارہ ۱۰

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۲۶ روپے

ششماہی ۱۳ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۵ روپے

فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN — 143516

۲۴ جمادی الاوّل ۱۴۰۳ھ   ۱۰ امان ۱۳۶۲ ہش.   ۱۰ مارچ ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ امان (مارچ) زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے مورخہ ۳/۸۳ ۱۶ کو مرکزِ سلسلہ میں تشریف لانے والے ایک مہمان کی زبانی ملنے والی اطلاع کے مطابق سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ یکم مارچ ۸۳ء کو سندھ کے سفر سے بخیر و عافیت واپس ربوہ تشریف لے آئے اور یہ کہ حضور ایدہ تعالیٰ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۸ امان (مارچ) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

☆ — محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ مورخہ ۳/۸۳ ۵ کو ساندھن سے واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں جبکہ محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ۔ اور محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد آج مورخہ ۳/۸۳ ۸ کو کلکتہ کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہے۔ آمین۔

☆ — مقامی خبر یہ ہے درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمدللہ ☆

تمام دُنیا کے اہلِ علم احمدی اپنے آپ کو علمی مجاہد کے لئے تیار کریں!

حضرت مسیح موعودؑ کو اس زمانے میں علمی میدان میں بکثرت اسلامی مجاہدین کی ضرورت ہے

علمی ذوق رکھنے والے انگریزی دان احباب گھر بیٹھے بہت بڑی خدمت کر سکتے ہیں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس ارشاد منعقدہ ۹ فروری ۱۹۸۳ء سے ایک اقتباس

حضور نے فرمایا:-

"میں نے اعلان کیا تھا کہ ساری دنیا میں عیسائیت کی طرف سے اسلام پر جو حملے ہو رہے ہیں، ان کے دفاع کے لئے دوست اپنے آپ کو پیش کریں۔ لیکن اس طرف ابھی پوری توجہ نہیں ہوئی۔ ہمارے بہت سے ایسے دوست ہیں جو علمی ذوق رکھتے ہیں۔ اور انگریزی دان بھی ہیں، ان کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں وہ بہت بڑی خدمت گھر بیٹھے کر سکتے ہیں۔

مقصد یہ ہے

کہ جہاں جہاں اسلام پر حملے ہوئے ہیں ان کا جواب دیا جائے۔ مخالفین نے یا تو مسلمانوں کی کتابوں سے غلط استنباط کر کے اسلام پر حملے کئے ہیں یا بعض مسلمان علماء کی غلطی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اُن کی کتابوں کے حوالے دیکر اُن کو گویا قرآن اور حدیث کی باتوں کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان سب کا تسلی بخش جواب دینا ہمارا فرض ہے۔ بہرحال بہت سے تحقیقی کام کرنے والے پڑے ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تنہا اپنی زندگی میں دیگر مذاہب پر جتنی تحقیق کی تھی، جماعت اس پر جتنا اضافہ آج تک کر سکی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ بہت کم اضافہ ہوا ہے۔ اکثر و بیشتر ہم انہی باتوں سے استفادہ کر رہے ہیں جبکہ اعتراضات کی دنیا پھیل چکی ہے۔ اس لئے یہ سکیم جاری کی گئی تھی کہ اعتراضات کی پھیلتی ہوئی دنیا کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے

جماعت کے علمی دفاع کے دائرے

بھی ساتھ ساتھ پھیلنے چاہئیں۔ اور جہاں بھی دشمن بڑھتا ہے، ہمارا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ طریق کے مطابق آگے بڑھ کر اس کا مقابلہ کریں۔ اب ہمیں نئے اصول تو دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ روحانی جنگ کی حکمتِ عملی بڑی واضح ہو چکی ہے۔ اسلام کی ہر دفاعی جنگ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اصولی روشنی ڈال چکے ہیں اور عملاً کر کے بھی دکھا چکے ہیں۔ پس احمدی علماء کو اس میدان میں پوری طرح آگے بڑھنا چاہئیے۔ لیکن میں نے جائزہ لیا ہے کہ دشمن کا حملہ ہمارے دفاع سے آگے نکل چکا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو راہ دکھائی تھی وہ ہمیں آگے بڑھانے کے لئے دکھائی تھی۔ راہ کو بند نہیں کیا تھا۔ ان دو چیزوں میں بڑا فرق ہے۔

جب میں کہتا ہوں کہ علماء آگے آئیں تو میری مراد سلسلہ کے وہ علماء نہیں جو اس وقت خدمت پر ہمہ تن مامور ہیں۔ اُن کا وقت تو اب اُن کا رہا ہی نہیں۔ اُن کو تو جماعت جو کام دیتی ہے، اُسے وہ کر رہے ہیں۔ اُن کے سپرد پہلے ہی اتنے کام ہیں کہ ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ ہی ہر طرف پھیل جائیں، اور ہر کام وہی سرانجام دیں۔ تکلیف مالا یطاق ہے۔ علماء سے میری مراد

ساری دُنیا میں پھیلے ہوئے اہلِ علم احمدی

ہیں۔ اُن میں بہت سے ایسے ہیں جن کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اُن کو اس میدان میں آگے بڑھنا چاہئیے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، الکان حمید سٹار مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

مالک: صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

خدا بڑی دولت ہے

اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کیلئے تیار ہو جاؤ

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام

"خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مُراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کُنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تُو ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دُعا کرو۔ اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔

سچائی اختیار کرو سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکا دے سکتا ہے؟ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں؟ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں۔ تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔

عزیزو! اس دُنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دُنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے۔ اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ۔ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو۔ اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو۔ اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔

قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہی نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محلِ شہوت ہو سکتی ہے شہوت کی نظر سے مت دیکھو بلکہ اس کی کامل تعلیم کا منشاء یہ ہے کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کی طرف نظر مت اُٹھا، نہ شہوت سے اور نہ بغیر شہوت بلکہ چاہیئے کہ تو آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے۔ تا تیری دلی پاکیزگی میں کچھ فرق نہ آوے۔ سو تم اپنے مولا کے اس حکم کو خوب یاد رکھو۔ اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ۔ اور اس ذات کے غضب سے ڈرو جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا اور ایسا ہی ہر ایک ناجائز ذکر سے ....

باہم بُخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و اطاعتِ باری عزّ اسمہٗ۔ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۴۲ تا ۲۴۵)

تحریکاتِ دُعائے خاص

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن محترم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل کا آپریشن مورخہ ۱۸/۳/۸۳ کو امریکہ میں ہونے والا ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے قارئین سے درخواستِ دُعا ہے ۔۔۔۔۔۔ ! خاکسار مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

(۲) محترم ذی ایمان صاحب باندونگ، (انڈونیشیا) تحریر فرماتے ہیں کہ محترم سید شاہ محمد صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کو بتاریخ ۲۷/۲/۸۳ دل کا شدید حملہ ہونے پر حسن صادقین ہسپتال باندونگ میں داخل کیا گیا ہے۔ موصوف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے قارئینِ بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

ہے حصارِ عافیت شرعِ محمدؐ بالیقیں

اسلامی پردہ سے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ سُن کر جو حضور نے ۱۹۸۲ء کے آخری دن جمعہ کو مسجد اقصیٰ میں ارشاد فرمایا تھا

اے رسول اللہ کے ابن غلام ابن غلام
رہنمائے مومنین و صالحین تجھ پر سلام

چرخِ دیں کے برج چارم پر ترا جائے قیام
تیری ہی کاوش سے قائم ہو محمدؐ کا نظام

ہیں محمدؐ باعثِ تخلیق بزمِ کائنات
مظہرِ نورِ الٰہی ہیں وہ فرخندہ صفات

ہے سراسر خیر و برکت یہ محمدؐ کا نظام
خوبیاں ہی خوبیاں اس میں بھری ہیں لاکلام

اس کے عامل کو ملے درگاہِ رحماں سے انعام
خود خدائے بے نشاں ہوتا ہے اس سے ہمکلام

ہے حصارِ عافیت شرعِ محمدؐ بالیقیں
حملۂ شیطاں سے بچنے کے لئے حصنِ حصیں

یہ صدا تُو نے ہے دی کہ ماؤں، بہنو، بیٹیو
بر طریقِ شرع تم پردے کی پابندی کرو

اس عملِ نیک پر سختی سے تم عامل رہو
"اگلے وقتوں کی" کہیں گے لوگ انہیں کہنے ہی دو

اُن سے کہدو، ہے محمدؐ ہی ہماری جانِ جاں
اور اسی محبوبِ سبحاں کی ہیں ہم دیوانیاں

آمنہ کے بطن سے نورِ مبیں پیدا ہوا
اور حلیمہ سعدیہ کا دودھ تھا جس نے پیا

دُخترِ حاتم کے سر پہ ڈال دی اپنی ردا
زینبؓ و کلثومؓ رقیہؓ فاطمہؓ کا باپ تھا

عصمتِ مریمؑ کی دی جس نے شہادت برملا
صنفِ نازک کو ستم و جور سے چھڑوا دیا

ہو درود بیکراں اس ہستیٔ پاکیزہ پر
نور سے روشن ہیں جس کے مہر و ماہ و بحر و بر

رحمۃٌ للعالمیں، اُمّی لقب وہ سیم بر
وہ رسولِ حق کی طرف سے آخری پیغامبر

طبقۂ نسواں پہ احسانات اس کے بے شمار
محسنِ انسانیت ہے بس وہی عالی تبار

فتنۂ دجّال کا ہے روپ تہذیبِ نوی
اس کے پردے میں ہے رقصاں، حزبِ شیطانِ غوی

وسوسوں سے یہ سکھاتا ہے سراسر کجروی
بدنتائج سے بچائے اس کے خلاقِ قوی

بے پردگی لعنت ہے اک، انجام اس کا ہولناک
باعثِ بربادی ہے اس کی ہوائے زہرناک

ہے یہ احسانِ مسیح و مہدیٔ آخر زماںؑ
ہو گیا فرزندِ جلیل سیدِ کون و مکاںؐ

کر دیا ہم سب کو وہ راہِ محمدؐ پر رواں
اور چلایا ہم کو احکامِ قرآں پر بے گماں

سورۂ احزاب میں مذکور پردے کے اصول
بس محمدؐ ہی کی خاطر کیجئے اُن کو قبول

پردے کی پابندیوں میں حفظِ عزت ہے نہاں
پردہ کرنے والیوں سے خوش خدا و دیگراں

پردہ ہے ناموسِ خواتیں کا محافظ بے گماں
پردہ اُن کی عظمت و شان و شکوہ کا ہے نشاں

مغربی تہذیب کے نخچیر جو ہیں شکار
اُن کے ذہنوں کو کیا مسموم شیطاں نابکار

او، بہنو، بیٹیو، اب کان دھر کر یہ سنو
جو تیوں سے اپنے تم شیطان کا سر توڑ دو

آنکھ ہے دجّال کی ایک اس کو بھی تم پھوڑ دو
وقت کا رُخ جانبِ اسلام تم سب موڑ دو

اب مٹا دو نت نئے فیشن کا یہ رسم و رواج
آمنہ کے لعلؐ کے فیشن کا ہو ہر دل میں راج

دو بیٹیوں کا باپ ہے یہ عاجز کج مج بیاں
ہے مری ماں چار ہمشیرہ اور تینوں بھانجیاں

بھابھیاں چاروں اور ان کی جو جواں ہیں لڑکیاں
شکرِ حق تعالیٰ کہ کہلاتی ہیں پردے والیاں

ہے یہ احسانِ خدائے قادر و ربِّ جہاں
ہے غلامِ باوفائے حضرتِ صاحبِ قراں

○

★ سید ادریس احمد عاجزؔ کرمانی۔ رنوچ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

سفرِ لاہور اور اس کی مختصر روداد

رپورٹ مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم۔اے۔ انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

ربوہ سے روانگی

۱۴ صلح ۱۳۶۲ ہش بمطابق ۱۴ جنوری ۱۹۸۳ء کو بعد نمازِ عصر سوا پانچ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ چند دن کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ اندرونِ مُلک حضور کا یہ پہلا تربیتی دَورہ تھا۔ روانگی سے قبل حضور نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اور اپنے پیچھے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ کو امیرِ مقامی مقرر فرمایا۔

شیخو پورہ میں قیام

اس سفر میں مکرم میجر (ریٹائرڈ) حمید احمد کلیم صاحب، پرائیویٹ سیکرٹری۔ مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ مکرم کمال یوسف صاحب امیر و مشنری انچارج ناروے اور خاکسار راقم الحروف بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ ٹھیک ۶ بجے شام شیخو پورہ پہنچنے پر حضور مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ کی کوٹھی پر تشریف لے گئے جہاں بہت سے احباب حضور کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ ان میں مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور بھی شامل تھے جماعت کے دوستوں سے مصافحہ کرنے کے بعد حضور ایک کمرے میں تشریف فرما ہوئے جو معززینِ شہر سے کھچا کھچ بھرا ہُوا تھا۔ جونہی سوال وجواب کی بے تکلف مجلس شروع ہوگئی جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس دَوران چائے پیش کی گئی لیکن سوال وجواب میں حاضرین کی دلچسپی بدستور قائم رہی۔

لاہور میں ورودِ مسعود

آٹھ بجے شب حضورؑ مع قافلہ لاہور روانہ ہوئے۔ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ مع چند دیگر احباب بھی حضور کے ہمراہ تھے نَو بجنے میں ابھی چند منٹ باقی تھے کہ قافلہ بخیر و عافیت چوہدری صاحب موصوف کی کوٹھی واقع لاہور چھاؤنی پہنچ گیا۔ رات بھیگ چکی تھی۔ سردی بھی بہت تھی اس کے باوجود جماعتِ احمدیہ لاہور کے منتخب احباب بڑی دلجمعی اور شوق کے ساتھ باہر صف بنا کر محوِ انتظار تھے۔ دونوں کوٹھیوں کے درمیان لانز میں قناتیں اور شامیانے لگا کر حضور سے ملاقات کے لئے خواتین اور احباب کے بیٹھنے کا بڑا سادہ مگر باوقار طریق پر الگ الگ انتظام تھا۔ مہمانوں کے قیام وطعام اور حضور سے ملاقاتوں اور استقبالیہ تقریب کے جملہ انتظامات میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے جملہ اراکین بڑے انہماک اور دلی خلوص کے ساتھ سرگرمِ عمل تھے۔

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جو قافلہ کے ساتھ لاہور تشریف لائے تھے حضور سے اجازت لے کر اسی رات ربوہ واپس آگئے۔ اسی طرح مکرم کمال یوسف صاحب بھی اگلے روز حضورؑ سے ملاقات کے بعد عازمِ ناروے ہوگئے۔

نمازِ جمعہ کی ادائیگی

۱۴ جنوری جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نمازِ جمعہ حضورؑ نے مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں پڑھائی۔ نماز سے قبل ایک گھنٹہ تک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً - پر بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے قرآن کریم کی متعدد آیات اور حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل اسوہ کی روشنی میں احبابِ جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اختیار کرنے کے لئے نصیحت کو قبول کرنے کی اہلیت پیدا کریں۔ نفس کی جھوٹی عزت سے بچیں، طیب اور صالح بنیں۔ اپنے دل میں خشیت اللہ پیدا کریں آپ نے زور دے کر فرمایا کہ آج صبغۃ اللّٰہ کے بغیر دنیا کی نجات ممکن نہیں ہے۔ اور صبغۃ اللّٰہ قرآن کریم کی اتباع اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی پیروی ہی سے حاصل ہو سکتا ہے اس لئے جماعتِ احمدیہ کے چھوٹے اور بڑے عورت اور مرد سب کو اپنی رُوح اور جسم کے ذرہ ذرہ میں اللہ کا رنگ پیدا کرنے کے لئے قرآن کریم اور سُنّتِ خیر الانامؐ کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیئے۔

حضور نے ٹھیک دو بجے خطبہ دینا شروع کیا۔ جو ۳ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر جمع کرکے پڑھائی۔ حضور کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے مقامی جماعت کے علاوہ شیخو پورہ اور لاہور کے گرد و نواح کی جماعتوں کے کثیر التعداد احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ مسجد اور اس کا صحن اور بالائی منزلیں خطبہ شروع ہونے سے پہلے نمازیوں سے بھر چکی تھیں۔ یہاں تک کہ جب نماز شروع ہوئی تو ملحقہ پلاٹ، پٹرول پمپ اور ملحقہ گلیاں بھی ناکافی ثابت ہوئیں۔ بعض مہمان احباب نے بھی خطبہ جمعہ سُنا۔ ان میں سے ایک دوست کہنے لگے مولوی صاحبان تو ہمیں کچھ اَور ہی بتاتے تھے۔ یہاں تو بات ہی کچھ اَور ہے۔ چنانچہ وہ نمازیں بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔ دونوں نمازیں ادا کرنے کے بعد حضور نے محراب سے باہر ایک نئی صف بنوا کر محترم محمد خان صاحب نیازی مرحوم کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ باقی احباب نے مسجد کے اندر اپنی اپنی صفوں میں نمازِ جنازہ میں حضور کی اقتداء کی۔ مرحوم میانوالی سے ۱۹۳۵ء میں سچائی کی تلاش میں قادیان ایسے حال میں پہنچے کہ راہِ حق کی یہ منزل کہیں پاپیادہ اور کہیں سائیکل پر سفر کرتے ہوئے طے کی تھی۔

طلباء سے ملاقات

۴ بجے حضور واپس قیام گاہ پر تشریف لائے اور نصف گھنٹہ کے بعد قیادت خدام الاحمدیہ دہلی دروازہ کے زیرِ انتظام مختلف کالجوں کے ۵۰ کے لگ بھگ مہمان طلباء کی ایک مجلس میں تشریف لائے۔ اس موقعہ پر طلباء نے بڑی خوش اسلوبی اور بے تکلفی کے ساتھ مختلف سوالات کئے۔ اُن کا تسلّی بخش جواب پاکر ایک طالب علم بے اختیار کہہ اُٹھے کہ کیا ایسی بھی کوئی مدلّل کتاب ہے۔ جس میں ان سوالات اور اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہوں۔ یہ مجلس سوال و جواب، قریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ اور پھر احباب میں رونق افروز ہوئے۔ اس مجلس میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے اکثر اراکین اور بعض مہمان طلباء بھی موجود تھے۔ جو قبل ازیں سوال وجواب کی مجلس کے اختتام پر یہیں ٹھہر گئے تھے۔ اس موقعہ پر تعلیمی مسائل اور حصولِ علم کے بارہ میں طلباء کے بعض سوالوں کا جواب دیتے ہوئے حضورؑ نے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ مفید مشورے دیئے اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ یہ مجلسِ ارشاد ایک گھنٹے تک جاری رہنے کے بعد آٹھ بجے شب اختتام پذیر ہُوئی۔

اجتماعی مُلاقاتیں

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے حضورؑ سے احباب کی مُلاقاتوں کا بڑے احسن رنگ میں انتظام کر رکھا تھا۔ اجتماعی ملاقاتوں کا سلسلہ چونکہ ۱۵ سے ۱۸ جنوری تک جاری رہنا تھا اس لئے انہوں نے احبابِ جماعت کی سہولت کے پیشِ نظر ہر روز چار چار پانچ پانچ حلقوں کی ملاقات کا پروگرام بنا رکھا تھا۔ جن حلقہ جات کی باری ہوتی وہاں سے عورتیں اور مرد۔ چھوٹے بڑے۔ خدام و انصار صبح آٹھ بجے سے کوٹھی کے لانز میں قناتیں اور شامیانے لگا کر بنائے گئے پنڈال میں جمع ہونے شروع ہو جاتے۔ مستورات کے لئے پردہ میں بیٹھنے کا الگ انتظام تھا۔ ان چار دنوں میں حضورؑ کا یہ معمول رہا کہ پہلے دس ساڑھے دس بجے مستورات میں تشریف لے جاتے اور گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے تک اُن کے مسائل سُنتے۔ اُن کے سوالوں کے جواب دیتے ان کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ضروری ہدایات فرماتے۔ خواتین کی اجتماعی ملاقاتوں کی نگرانی اور انتظامی امور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ لاہور اور مجلسِ عاملہ کی اور بہت سی مخلص اور مستعد کارکنات اور ممبراتِ مجلس عاملہ لاہور نے سرانجام دیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ اور مجالس میں رفاقت کے فرائض حضور کی بیگم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ اور حضور کی ہمشیرہ محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ ادا کرتی رہیں۔ احمدی مستورات اپنے ساتھ بعض بہنوں کو بھی لاتی رہیں۔

اس ملاقات کے معاً بعد حضور مردوں میں تشریف لے جاتے۔ پہلے اُن کو کھل کر سوالات کرنے کا موقع دیتے اور پھر اُن کا جواب دیتے۔ جہاں ضروری سمجھتے جماعت کی تربیت و اصلاح کے بارہ میں ضروری ارشادات فرماتے۔ احبابِ جماعت کا مقام اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے اور پھر ہر ایک کو باری باری مصافحہ کا شرف عطا فرماتے۔ حضور سے اجتماعی ملاقاتوں کا یہ سلسلہ بڑے نظم وضبط کے ساتھ ایک بجے بلکہ بعض دفعہ ڈیڑھ بجے بعد دوپہر تک جاری رہتا۔ اس حُسنِ انتظام پر محترم امیر صاحب اور اُن کے ساتھ کام کرنے والے جملہ منتظمین و معاونین ہماری دعاؤں اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیا انصار اور کیا خدام ہر ایک نے رضاکارانہ طور پر ایسے انہماک، خلوص اور والہانہ جذبہ خدمت سے سرشار ہو کر کام کیا کہ گویا روحانی شفاء کے نظام میں شہد کی مکھیاں مصروفِ عمل دکھائی دیتی تھیں۔

مجالسِ سوال وجواب

دو بجے بعد دوپہر حضورؑ ظہر کی نماز پڑھاتے اور پھر پونے چار بجے نمازِ عصر پڑھانے کے بعد مجلس سوال وجواب میں تشریف رکھتے جہاں اڑھائی تین گھنٹے تک متواتر مذہبی۔ معاشرتی اقتصادی۔ علمی۔ سائنسی اور عمومی موضوعات پر تبادلہ خیالات ہوتا۔ اور سوالوں کے جوابات دیئے جاتے۔ اس مجلس کے بعد حضورؑ وہیں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھاتے۔ اور پھر احبابِ جماعت میں رونق افروز ہو کر انہیں زرّیں نصائح اور بیش قیمت

ارشادات سے نوازتے ۔ اس وقت بھی بعض دوست متفرق سوالات پیش کرتے یا اپنے مسائل بیان کرکے راہ نمائی چاہتے اور دُعا کی درخواست کرتے یہ سلسلہ ۸ بجے شب تک جاری رہتا ۔ (لاؤڈ اسپیکر کی اجازت ۸ بجے شب تک ہوتی تھی ۔)

یادگار استقبالیہ

۱۵ ارجنوری کو دوپہر کے وقت اجتماعی ملاقاتوں کے معاً بعد سوا بجے حضوؐر نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں اور پھر ٹھیک چار بجے حضور نے لاہور ہلٹن کے عظیم الشان ہال میں جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں شرکت فرمائی ۔ حضور جب وسیع و عریض ہال میں داخل ہوئے تو تمام حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے ۔ سٹیج پر حضوؐر درمیانی کرسی پر رونق افروز ہوئے ۔ آپ کے پہلو میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہٗ ۔ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ۔ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر اور مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ لاہور کو بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا ۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے کی ۔ سورۂ نور کی وہ آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے اور مناسب حال عمل بجالانے والوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے حضور کی خدمت میں مختصر لیکن بڑا جامع سپاسنامہ پیش کیا ۔ جس میں حضور کو اھلاً و سھلاً و مرحبًا کہتے ہوئے یورپ کے کامیاب و کامران دورہ سے مراجعت پر ہدیۂ تبریک پیش کیا ۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ۔ کہ اُس نے اپنے فضل سے گزشتہ سال سپین میں قرطبہ کے قریب ۷ ۱/۲ سو سال کے بعد تعمیر کی جانے والی پہلی مسجد بشارت کا افتتاح اور اہل سپین کو اسلام کی بڑے احسن اور مؤثر رنگ میں تبلیغ کرنے کی حضور کو توفیق عطا فرمائی ہے ۔

سپاسنامہ کے جواب میں حضور نے ایک گھنٹے تک خطاب فرمایا ۔ جس میں آپ نے سپین میں مسلمانوں کے زوال کی دردبھری داستان کے بعض پہلو بڑے دل گداز انداز میں بیان کرنے کے بعد تاریخ احمدیت کے اس باب کا تذکرہ کیا جس کا آغاز ۱۹۴۵ء میں بڑے نامساعد حالات میں ہوا ۔ اور پھر اس کے بعد اشد مخالف اور متشدد سرزمین میں اسلام کی تبلیغ کی راہ میں مسلسل قربانیوں اور انتھک جدّ وجہد کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالآخر یہاں مسجد بناکر تبلیغی مرکز قائم کرنے میں کامیابی عطا ہوئی ۔ آپ نے مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر وہاں کے اخبارات، ریڈیو، اور ٹیلیویژن کے رویّہ میں خوشگوار اور حیرت انگیز تبدیلی کے علاوہ اہل سپین کے جذبۂ استقبال کے پیش نظر یہ اُمید ظاہر کی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ رنگ لائیگی ۔ اسلام کا سُورج پُوری شان کے ساتھ دوبارہ طلوع ہوگا ۔ اور ارض سپین بھی ایک بار پھر خُدا کے نُور سے جگمگا اُٹھے گی ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جو بہرحال پُوری ہوکر رہے گی ۔ جماعت احمدیہ نے خدمت و اشاعت اسلام کا جو جھنڈا اُٹھایا ہے اس کو ہم کبھی سرنگوں نہیں ہونے دیں گے ۔ خواہ ہمارے ساتھ کیسا ہی مخالفانہ اور ناروا برتاؤ کیا جائے ۔ دُنیا کی طرف سے ہر ایذاء اور دکھ اُٹھائیں گے ۔ لیکن ہم اُس وقت تک دَم نہیں لیں گے جب تک کہ ساری دُنیا کو فخر کائنات حضرت محمّد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع نہیں کرلیتے ۔

تقریر کے بعد حضور نے بعض دوستوں کے سوالوں کے جواب بھی دیئے ۔ سوال وجواب کا یہ سلسلہ قریباً پَون گھنٹے تک جاری رہا ۔ اس تقریب میں آٹھ سو احباب شریک ہوئے جن میں بکثرت احمدی احباب کے مہمان شامل تھے ۔ ان میں زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے احباب مثلاً وکلاء ۔ ڈاکٹر ۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے پروفیسر اور طلباء صحافی ۔ ادیب ۔ شاعر ۔ ریٹائرڈ سول اور فوجی افسر غرض زندگی کے ہر طبقہ کے اہل علم و فکر اصحاب اور معزز شہری شامل تھے ۔ حضور کی تقریر اور سوال وجواب کے دَوران سامعین پر محویت کا عالم طاری تھا ۔ اس کے بعد جب ملحقہ ہال میں چائے پیش کی گئی تو اس دَوران بھی سامعین کھُل مِل کر اس یادگار استقبالیہ تقریب اور دِلوں کو ہلادینے والے خطاب پر اپنے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے رہے ۔ اس تقریب کا بعد میں لاہور کے پریس میں ایک ردّ عمل ظاہر ہوا ۔ لیکن یہ خدا کا فضل ہے کہ اس کے باوجود ۱۶ سے ۱۸ جنوری تک حضوؐر کی قیام گاہ پر تشریف لانے والے احمدی دوستوں کے مہمانوں کی تعداد روزانہ بڑھتی چلی گئی ۔

الٰہی تائید اور حُسنِ اخلاق کے مُظاہرے

۱۵ ارجنوری سے اجتماعی ملاقاتوں سوال وجواب کی نشستوں (SITTINGS) اور نماز مغرب کے بعد علم وعرفان کی مجلسوں کا جو سلسلہ شروع ہوا وہ ۱۸ جنوری تک جاری رہا ۔ اس عرصہ میں حضوؐر نے پبلک میں ۲۴ گھنٹے گفتگو فرمائی ۔ پانچ ہزار سے زائد مہمان احباب سے تبادلۂ خیالات فرمایا ۔ دوپہر اور رات کے کھانے پر بعض چیدہ چیدہ لاہور کے دانشوروں اور اہل علم اصحاب سے بھی روزانہ گفتگو ہوتی رہی ۔ جہاں تک پبلک میں حضور کے ارشادات اور سوالوں کے جوابات دینے کا تعلق ہے، باہمی محبت و مفاہمت کی فضا برقرار رہی ۔ مناظرانہ بحث و تمحیص پر تحقیق و تدقیق اور تلاش و تفحص کی رُوح غالب رہی ۔ کسی ایک موقعہ پر بھی نہ کسی کی دِلشکنی ہوئی، نہ کسی کے دل میں گھٹن پیدا ہوئی ۔ ہمہ وقت بشاشت اور دلچسپی قائم رہی ۔ اسلامی رواداری اور تحمّل و بُردباری کے پیش نظر حضوؐر نے، اُن کے احساسات، و جذبات کو ملحوظ رکھا ۔ چنانچہ ایک موقعہ پر ایک مہمان دوست نے توجّہ دلائی کہ مغرب کی اذان ہو رہی ہے لہٰذا سلسلۂ گفتگو بند کر دینا چاہیئے ۔ حضور نے فرمایا کہ ہر چند کہ تلاوت قرآن کریم کے وقت خاموشی کا حکم ہے اور اذان کے وقت دینی گفتگو جاری رکھنا عقلاً اور شرعاً منع نہیں ہے ۔ لیکن میں آپ کے جذبات کے احترام کی خاطر توقف کر لیتا ہوں ۔ اس کے ساتھ حضور نے یہ بھی فرمایا، چونکہ دینی مصروفیات کی صورت میں نمازیں جمع کرنے کا جواز ثابت ہے ۔ اس لیئے ہمیں تو اس رعایت سے مستفید ہونے میں شرح صدر ہے لیکن جو دوست بلا تاخیر نماز مغرب ادا کرنا چاہیں ان کے لیئے ہم انتظام کروا دیتے ہیں ۔ چنانچہ ایسے چند دوستوں کے لیئے وضو کرنے اور الگ نماز پڑھنے کا انتظام کر دیا گیا ۔ وہ نماز پڑھ کر دوبارہ مجلس میں شامل ہو گئے ۔ اسی طرح ایک اَور موقعہ پر جب گفتگو لمبی ہو گئی ۔ اور نشست اڑھائی گھنٹے سے بڑھ کر تین گھنٹے کو پہنچنے لگی تو حضوؐر نے دوستوں سے فرمایا میرا اپنا تو یہ حال ہے کہ خدا کے فضل سے رات گئے تک باتیں کرسکتا ہوں ۔ مگر مجھے آپ کا خیال ہے تھک نہ گئے ہوں ۔ اتنے میں آواز آئی حضور آپ گفتگو جاری رکھیں ۔ آپ نے فرمایا مَیں نے "حضور" کہنے والوں سے نہیں پُوچھا ۔ مہمانوں سے پُوچھ رہا ہوں ۔ اس پر ایک مہمان دوست نے باآوازِ بلند کہا جاری رکھیں ۔ لیکن بعد میں مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے جن کے ساتھ چند وکلاء صاحبان تشریف لائے ہوئے تھے عرض کیا کہ مہمان وکلاء کی بعض دُوسری مصروفیات ہیں اور جن کو شام کی چائے کی عادت ہے اُن کے لئے زیادہ تاخیر تکلیف کا موجب نہ بن جائے ۔ اس پر حضوؐر نے فوراً مجلس کے اختتام کا اعلان فرمایا ۔

ایک تاثّر ایک حقیقت

ان مجالس میں بعض لوگ بڑے بنے تُلے انداز میں سوال کرتے یا اصل سوال کو الفاظ کے ہیر پھیر اُلجھا کر پیش کرتے یا دبی زبان میں سیاق و سباق سے ہٹ کر بات کرتے ۔ حضوؐر سائل کے مدعا کو فوراً پا لیتے ۔ اور ایک فقرہ میں ان کے سوال کو دُہرا کر ایسے رنگ میں جواب دیتے کہ لوگ دم بخود رہ جاتے ۔ معاندین نے لوگوں کے سامنے احمدیت کی جو تصویر پیش کر رکھی ہے اور شکوک و شبہات کے جو پردے ڈال رکھے ہیں ان کے بالکل برعکس جب وہ حضور کی زبان پر قرآنی معارف کا بہتا ہُوا دریا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا محبت و عقیدت میں ڈوبا ہُوا تذکرہ سُنتے تو وہ تعریفی کلمات کہے بغیر نہ رہ سکتے ۔ چنانچہ ایسے ہی ایک موقعہ پر ایک نوجوان بے اختیار کہہ اُٹھے فخر کائنات کی تعریف میں آپ نے کمال کر دیا ہے ۔ اسلام کی صداقت کے دلائل، اتنے اچھے طریق پر سُننے کا مجھے پہلی دفعہ موقع ملا ہے ۔ ایک دوست اس بات پر بڑے حیران تھے کہ روزانہ دس ساڑھے دس بجے سے رات آٹھ بجے تک ملاقاتوں اور مجالس سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے ۔ سُننے والے تھک سکتے ہیں لیکن بولنے والا ہے کہ گفتگو میں متفرق موضوعات پر مشکل سے مشکل سوالات کے جوابات ایسے مدلل اور مُسکت پیرایہ میں دیئے چلا جا رہا ہے ۔ کہ فکر و نظر قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے ہٹنے نہیں پاتی ۔ ہر سوال کے وقت یوں لگتا ہے کہ قرآن کریم اور سُنت نبویؐ کے بحر زخار میں غوطہ زن ہو کر علوم اور معارف کے نئے نئے موتی بکھیر رہا ہے ۔ اس پُر شوکت اور پُر معارف علم کلام کو سُن کر بارہا یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ع

اِیں کار از تو آید و مرداں چنیں کُنند

انفرادی مُلاقاتیں

جیسا کہ خاکسار بیان کر چکا ہے جماعت احمدیہ لاہور کے ہر حلقے سے پہلے طے شدہ پروگرام کے مطابق عورتیں اور مرد جوق در جوق حضور کی قیام گاہ پر تشریف لاکر اجتماعی ملاقاتوں میں اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور آپ کے ارشادات سے جی بھر کر مستفید ہوتے رہے ۔ پھر بھی بعض احباب کی یہ خواہش تھی کہ وہ اپنے گھریلو معاملات میں حضوؐر سے راہ نمائی حاصل کرنے کے لیئے انفرادی طور پر ملاقات کرنا چاہتے ہیں ۔ چنانچہ ان کی درخواستوں کو بھی حضوؐر نے منظور فرمالیا ۔ اور ۱۹ جنوری کو جبکہ پچھلے پہر واپسی تھی، حضور نے دس بجے سے دو بجے بعد دوپہر تک انفرادی اور فیملی کے ساتھ اور جماعت احمدیہ لاہور اور اس کی ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ اور لاہور کے مختلف حلقوں میں متعین مربیان سلسلہ سے گروپ کی صُورت میں ملاقات فرمائی ۔ اس سے قبل گزشتہ رات مجلسِ علم وعرفان کے اختتام پر حضوؐر احباب جماعت کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ اجتماعی دُعا کروا چکے تھے ملاقاتوں کے بعد حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں ۔

لاہور سے روانگی اور ربوہ میں مُراجعت

ٹھیک چار بجے حضور باہر تشریف لائے ۔ جُملہ احباب سے باری باری مصافحہ کیا ۔ جو کوٹھی کے باہر ایک لمبی قطار میں الوداع کہنے کے لئے کھڑے تھے ۔ اجتماعی دُعا کے بعد سوا چار بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ لاہور سے روانہ ہوئے مکرم میجر (ریٹائرڈ) حمید احمد کلیم پرائیویٹ سیکرٹری اور دفتر کے عملہ کے ارکان محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور مع چند دیگر احباب اور محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب بھی حضوؐر کے ہمراہ تھے ۔ راستہ میں شیخوپورہ سے ورے نہر کے پُل پر شیخوپورہ کے احباب اپنے امیر محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب کی سرکردگی میں حضوؐر کو الوداعی سلام کہنے کے لئے بر لب سڑک منتظر تھے ۔ یہاں حضوؐر نے کار آہستہ کروائی ۔ اور انہیں سلام کا جواب دیتے ہوئے گزر رہے ۔ خُدا کے فضل سے ۲ ۱/۲ گھنٹے کے سفر کے بعد پونے سات بجے شب حضوؐر مع حافظہ بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

اظہارِ تشکّر

یہ تذکرہ نامکمل رہے گا اگر آخر پر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کے تمام اہل خانہ کا شکریہ ادا نہ کیا جائے ۔ جنہوں نے مہمان نوازی اور خدمت کا خوب خوب حق ادا کیا ۔ محترمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب نے

(باقی صفحہ ۶ پر)

آخری قسط

آغازِ اسلام میں صحابۂ کرامؓ کی بے مثال قربانیاں

تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ء

صحابہ کرامؓ خواہ مرد ہوں یا خواتین دین کی راہ میں ہر رنگ کی قربانی کے لئے ہمیشہ کمربستہ رہتے تھے۔ جان و مال کے علاوہ جب کبھی موقعہ ہوتا اپنی اولادوں کو بھی نہایت اخلاص کے ساتھ قربان کر دیتے تھے۔ ایسی ہی ایک مسلمان خاتون کی قربانی ملاحظہ کیجئے کہ عمرؓ کے زمانہ میں جب عراق کے مقام قادسیہ میں جنگ جاری تھی تو حضرت خنساء رضی اللہ عنہا اپنے چار نوجوان بیٹوں کو لے کر میدانِ جنگ میں آئیں اور اُن کو مخاطب کر کے کہا کہ پیارے بیٹو! تُم نے اسلام کسی جبر کے ماتحت قبول نہیں کیا۔ اس لئے اس کی خاطر قربانی کرنا تمہارا فرض ہے۔ خدا کی قسم! مَیں نے نہ تمہارے باپ سے کبھی خیانت کی اور نہ تمہارے ماموں کو رُسوا کیا۔ یہ دُنیا چند روزہ ہے۔ اور اس میں جو آیا وہ ایک نہ ایک دن مرے گا۔ لیکن خوش بخت ہے وہ انسان جسے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کا موقعہ ملے۔ اِس لئے میدانِ کارزار میں نکلو اور آخر دم تک لڑتے رہو۔ اور یاد رکھو! کامیاب ہو کر واپس آنا ورنہ جامِ شہادت نوش کرنا۔ سعادت مند بیٹوں نے مخلص ماں کے دِل کی گہرائیوں سے ایمان و اخلاص میں ڈوبی اس نصیحت کو ہمہ تن گوش ہو کر سُنا۔ اور میدانِ جنگ میں ایسی بے جگری سے لڑے کہ چاروں کے چاروں ہی شہید ہو گئے۔ دلاور ماں نے جب بیٹوں کی شہادت کی خبر سُنی تو اُن کو اپنی کوکھ اُجڑنے کا ذرہ بھر خیال نہ آیا بلکہ اُن کو قربانی کا یہ موقعہ میسر آنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

(اسد الغابہ جلد پنجم صفحہ ۴۴۲)

اِسی طرح جنگِ اُحد میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونے کی افواہ مشہور ہوئی تو مدینہ کی عورتیں گھبراہٹ کے عالم میں گھروں سے نکل کر حقیقتِ حال دریافت کرنے کے لئے راستہ پر کھڑی تھیں۔ قبیلہ بنی انبار کی ایک انصاری خاتون نے دیکھا کہ ایک شخص اُحد کی طرف سے واپس آ رہا ہے۔ بے تابانہ اس کی طرف بڑھیں اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا۔ اُس شخص کا دل چونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مطمئن تھا، کہ آپؐ بخیریت ہیں۔ اس لئے اُس نے اِس خاتون کے سوال کے جواب میں اُس کے نزدیک جو اہم خبر تھی وہ سُنائی کہ تمہارا باپ شہید ہو گیا ہے اُس عورت نے اس خبر کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوئے دوبارہ پُوچھا کہ حضور صلعم کیسے ہیں؟ اُس شخص نے اپنے اطمینان کی وجہ سے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے دُوسری خبر یہ دی کہ اس جنگ میں تمہارا بھائی بھی شہید ہو گیا ہے مگر اس خاتون کو اس وقت باپ، بھائی، بہن سب ہیچ نظر آ رہے تھے۔ وہ تو صرف اور صرف رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت سے آگاہ ہونا چاہتی تھی۔ اس لئے اس خبر کو بھی بے دلی سے سُن کر نہایت بیتابی سے یہی پوچھا کہ مجھے صرف اتنا بتلا دو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ لیکن اُس شخص کو اَب بھی یہ احساس نہیں ہُوا کہ اس مقدس خدا رسیدہ خاتون کے دِل میں عشقِ محمدیؐ کا سمندر کس رنگ میں مُتلاطم ہے اِس لئے بجائے آنحضرت صلعم کی خیریت بتلانے کے اُس نے یہ اندوہناک خبر سُنائی کہ تمہارا خاوند بھی شہید ہو گیا ہے۔ لیکن اس خبر نے بھی جو اُس کے خرمنِ دل کو جلا کر خاکستر کر دینے کے لئے کافی تھی اس پر کوئی اثر نہ کیا۔ اور نہایت ہی بے چینی کے عالم میں کہنے لگیں کہ مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ کون مَرا اور کون زندہ ہے مجھے تو صرف یہ بتلاؤ کہ میرے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ تب اُس نے بتایا کہ بفضلہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحیح سالم ہیں اور تشریف لا رہے ہیں۔ تو یہ جواب سُن کر اُس کی جان میں جان آئی اور باوجود اس کے کہ وہ اپنے تمام خاندان کی تباہی کی خبر سُن چکی تھی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سلامتی کی خبر نے اُس کے دِل سے تمام صدمات مٹا ڈالے۔ اور ایک ایسی اطمینان و سکینت کی لہر اُس کے رگ و پے میں سرایت کر گئی کہ بے ساختہ اُس کے مُنہ سے نکلا:-

كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ

یعنی اگر آپؐ زندہ ہیں تو پھر سب مصائب ہیچ ہیں—!!

حضرات! جب غزوۂ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے گرد و پیش بہت تھوڑے آدمی رہ گئے تھے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہٗ نے بے مثال جاں نثاری کا ثبوت اس رنگ میں دیا کہ اپنی جان پر کھیل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے رہے۔ اور دُشمن کا جو تیر بھی آنحضرت صلعم کی طرف آتا اُسے اپنے ہاتھ پر روک لیتے۔ حتیٰ کہ اس ہاتھ پر اتنے تیر لگے کہ ہاتھ ضائع ہو گیا۔ بعد میں لوگوں نے اُن سے پوچھا کہ جب تیر آپؓ کے ہاتھ پر لگتا تھا تو آپ کے مُنہ سے سِسکاری نہیں نکلتی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ درد کی شدّت کی وجہ سے مُنہ سے سِسکاری نکلنا چاہتی تھی۔ مگر مَیں نکلنے نہیں دیتا تھا۔ اِس خوف سے کہ اگر مَیں نے اُف بھی کیا اور ہاتھ ذرا بھی بہک گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔

حضرت ابوطلحہؓ وہی جلیل القدر صحابی ہیں کہ جن کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ وہ اُسے اسی حالت میں چھوڑ کر صبح اپنے کام کاج پر روانہ ہو گئے۔ اُن کی عدم موجودگی میں بچہ قضائے الٰہی سے وفات پا گیا۔ اُن کی بیوی اُمّ سُلیمؓ نے جو بزرگ اور باحوصلہ صحابیہ تھیں، نہ صرف یہ کہ خُود کوئی ماتم نہیں کیا اور نہ جزع فزع کا اظہار کیا بلکہ تمام پڑوسیوں کو بھی منع کر دیا کہ جب ابوطلحہؓ آئیں تو کوئی اس واقعہ کی خبر اُنہیں نہ دے میں خود اُنہیں بتاؤں گی۔ چنانچہ جب وہ شام کو گھر آئے تو دریافت کیا کہ بچّہ کیسا ہے؟ اُمّ سُلیم نے جواب دیا "پہلے سے زیادہ پُر سکون ہے"۔ اس کے بعد خاوند کو کھانا کھلایا پھر بناؤ سنگھار کیا اور رات اُن کے ساتھ آرام و سکون سے بسر کی۔ اور خاوند سے پوچھا کہ اگر کوئی قوم کسی کو کوئی چیز عاریۃً دے اور پھر واپس لینا چاہے تو کیا اُس کو حق ہے کہ واپس دینے پر اعتراض کرے۔ حضرت ابوطلحہؓ نے جواب دیا، نہیں! تو کہنے لگیں، پھر اپنے بیٹے پر صبر کرو کہ وہ اللہ کو پیارا ہو گیا ہے۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ کسی کی وفات پر سوگ منانا، ماتم کرنا، مرثیہ خوانی کرنا تمدّنِ عرب کا ایک اہم جُزو تھا۔ جس میں وہ اپنا مُنہ نوچتے۔ بال کھسوٹتے۔ سینہ کوبی کرتے اور سخت جزع فزع سے کام لیتے تھے۔ اور نہ صرف وقتی طور پر بلکہ تیسرے اور چالیسویں دن نیز ششماہی اور سالانہ نوحہ خوانی کی تقاریب بڑے اہتمام سے منعقد کی جاتی تھیں۔ لیکن حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے ان تمام لغو رُسوم کا قلع قمع کر کے ایسے دُکھ اور تکلیف کے مواقع پر یہی تعلیم دی کہ قضائے الٰہی پر راضی رہ کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا جائے۔ یعنی ہم بھی اللہ ہی کے ہیں اور آخر کار ہم کو بھی اسی کی طرف جانا ہے۔! غیر معمولی اور غیر طبعی جزع فزع سے آپؐ نے منع فرمایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ بڑے سے بڑے غم کے موقع پر بھی صحابۂ کرامؓ اپنے جذبات پر قابو رکھتے اور پُرانے رسم و رواج کو اسلام پر قُربان کر دیتے۔

سامعینِ کرام! عرب کے تمدّن میں ایک بدترین عادت شراب نوشی کی بھی تھی۔ یہ کس قدر نقصان دِہ اور تباہ کُن عادت ہے اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ اِسی سال ماہِ دسمبر ۸۲ء کے اوائل میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے یو۔این۔او کے سبھی ممبر ملکوں کے وزراء صحت سے درخواست کی ہے کہ وہ شراب کی پیداوار اور فروخت پر روک لگائیں۔ اس سلسلہ میں شائع شدہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بڑھتی ہوئی شراب نوشی کی وجہ سے لوگوں کی صحت پر بھی بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ اور اقتصادی طور پر بھی لوگ تباہ ہو رہے ہیں۔ اور ان کی گھریلو زندگی بھی بکھرتی جا رہی ہے۔ جو لوگ شراب پیتے ہیں وہ جگر، پھیپھڑوں اور آنتوں کی بہت سی خوفناک بیماریوں کے شکار ہو جاتے ہیں۔ دماغی توازن بھی اُن کا ٹھیک نہیں رہتا۔ اِس لئے شراب سے تعلق رکھنے والے اشتہارات کو چھاپنے اور نشر کرنے پر پابندی لگائی جائے۔

(ہند سماچار جالندھر ۸ دسمبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۳)

آج جبکہ سائنس کی ترقی بامِ عرُوج پر ہے حکومتوں کو مادّی وسائل اور وسیع اختیارات بھی حاصل ہیں، تعلیم کی فراوانی، روشن خیالی اور بالغ نظری کا دَور دَورہ ہے۔ ایسے وقت میں بھی اُمّ الخبائث شراب، خانہ خراب پر پابندی لگا دینا کسی بڑی سے بڑی حکومت کے بس کا روگ نہیں ہے۔ لیکن آج سے چودہ سو سال قبل جبکہ کم و بیش یہی حالت عرب سوسائٹی کی تھی کہ شراب ان کا جزوِ زندگی تھی۔ اس کو پانی کی طرح وہ لوگ استعمال کرتے تھے۔ اور اس قبیح عادت کا ترک کرنا ایک امرِ محال معلوم ہوتا تھا مگر حضرت رسُولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب شراب کی حُرمت کا اعلان فرمایا تو اس میدان میں بھی صحابۂ کرامؓ نے مِن حیث القوم بے مثال قُربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اِس دیرینہ اور پُختہ عادت کو یکدم اس طرح ترک کر دیا کہ گویا اُنہوں نے جام و مِینا کو مُنہ ہی نہ لگایا ہو۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہؓ کے گھر میں محفلِ مَے نوشی گرم تھی۔ ابوعُبیدہؓ۔ ابوطلحہؓ۔ اُبَیّ بن کعبؓ وغیرہ جلیل القدر بزرگوں کو مَیں جامِ شراب پیش کر رہا تھا کہ اسی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حُرمتِ شراب کی منادی کروائی۔ ابوطلحہؓ نے مجھ سے کہا کہ ذرا نکل کر دیکھو تو یہ کیسی آواز ہے؟ مَیں گھر سے نکلا اور واپس آ کر بتلایا کہ ایک مُنادی اعلان کر رہا ہے کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ تو ابوطلحہؓ نے کہا — "شراب گرا دو"۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اُس دِن اِس کثرت سے شراب گرائی گئی کہ

مدینہ کی گلیوں میں ہر طرف شراب ہی شراب بہتی نظر آرہی تھی۔

(بخاری کتاب الاشربہ باب نزول تحریم الخمر)

پس گھٹی میں پڑی ہوئی ایسی عادت کا ترک کردینا جس کے بارے میں کسی نے کہا ہے کہ ع
چھٹتی نہیں ہے کافر منہ سے لگی ہوئی
اور اس طرح چھوڑ دینا کہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود آج تک مرکزِ اسلام میں یہ دوبارہ داخل نہ ہوسکی۔ یہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال قوتِ قدسیہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شاندار و بے مثال قربانیوں۔ عزم واستقلال اور ثابت قدمی کا ثمرہ ہے۔

احبابِ کرام! بعض دفعہ بعض صحابہ رض سے انسانی جبلت اور تقاضائے بشری کے تحت سستی، غفلت اور کوتاہی بھی سرزد ہوجایا کرتی تھی۔ اور آنحضرت صلعم اُن کے تزکیۂ نفس اور اصلاح کی خاطر سزا بھی تجویز فرمایا کرتے تھے۔ ایسے مواقع پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے رحمۃ للعالمین کی تجویز کردہ سزا کو ہمیشہ رحمت کا خزانہ تصور کیا۔ اور نازک سے نازک اور شدید سے شدید تر ابتلا پیش آنے پر بھی اسلامی حمیت اور غیرت کا ثبوت دیا ہے۔

سنہ ۶۳۵ء کا ذکر ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت کعب بن مالک رض سے جنگِ تبوک میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے ناراض ہوگئے تھے۔ اور اُن کو پچاس دن کے مقاطعہ اور بائیکاٹ کا حکم دیا تھا۔ یہ اُن پر ایسا وقت تھا کہ دوست احباب۔ عزیز رشتہ دار سب نے اُن سے منہ موڑ لیا تھا۔ بات کرنا تو درکنار کوئی اُن کے سلام کا جواب بھی نہ دیتا تھا۔ گویا زمین باوجود فراخ ہونے کے اُن پر تنگ ہوگئی تھی۔ اس واقعہ کی اطلاع جب غسان کے عیسائی بادشاہ کو ہوئی تو اُس نے موقعہ غنیمت دیکھ کر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو اپنے ایک خاص خط کے ذریعہ یہ پیغام بھجوایا کہ "مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ پیغمبرِ اسلام نے تم پر ظلم کیا ہے اور تم سے تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ذلیل نہیں بنایا اور نہ ہی بیکار (یعنی تم بڑے کام کے آدمی ہو) اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ تم فوراً میرے پاس چلے آؤ اور اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ ہم تمہاری خاطر مدارات بخوبی کریں گے۔"

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک)

عزت و آبرو کا واسطہ دے کر ترکِ اسلام پر آمادہ کرنے کے لئے یہ کتنا زبردست وار تھا۔ معمولی حالات میں عام آدمی ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ اپنے اصول، اپنے آدرش اور اپنی روایات سب کچھ ایسے مواقع پر عام انسان چھوڑ دیتے ہیں۔ دَل بدلی کر لیتے ہیں — نئی نئی سیاسی پارٹیاں قائم کرکے قوم کی بنیادیں کمزور کر دیتے ہیں۔ تاکہ ان کو اپنا مفاد حاصل ہوجائے

لیکن قربان جائیں حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابۂ کرام رض کے، کہ شاہِ غسان کا یہ خط پڑھ کر حضرت کعب بن مالک رض فرطِ غضب سے پیکرِ آتش بن گئے اور اُس شاہی نامہ بر کو ایک بھڑکتے ہوئے تنور کے پاس لے گئے اور خط چاک کرکے اس میں جھونک دیا۔ اور فرمایا کہ یہ جواب ہے تمہارے بادشاہ کی پیشکش کا۔ گویا زبانِ حال سے وہ یہ کہہ رہے تھے کہ خدا کی قسم! روم کے تخت و تاج سے محمد صلعم کی غلامی کروڑہا درجے بہتر ہے —!!

پس صحابہ کرام رض کی زندگیوں کا ہر کارنامہ اُن کے ایمان۔ اُن کے اخلاص اور اسلام کے لئے اُن کی محبت اور قربانی اور غیرت پر شاہدِ ناطق ہے جس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا سچا اور حقیقی تعلق خدائے حیّ و قیّوم سے کروا دیا تھا۔ جسے وہ ہر آن اپنی آنکھوں کے سامنے محسوس و مشہود پاتے تھے۔ چنانچہ اسی مرکزی نقطہ کا تجزیہ کرتے ہوئے حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور روحانی فرزندِ جلیل سیدنا حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:—

"جو کچھ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمانی صدق دکھلایا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنی آبرؤوں کو اسلام کی راہوں میں نہایت اخلاص سے قربان کیا اس کا نمونہ اور صدیوں میں تو کیا خود دوسری صدی کے لوگوں یعنی تابعین میں بھی نہیں پایا گیا۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ یہی تو تھی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُس مردِ صادق کا منہ دیکھا تھا جس کے عاشقِ اللہ ہونے کی گواہی کفارِ قریش کے منہ سے بھی بے ساختہ نکل گئی تھی۔ اور روز کی مناجاتوں اور پیار کے سجدوں کو دیکھ کر اور فنا فی الاطاعت کی حالت اور کمال محبت اور دلدادگی کی منہ پر روشن نشانیاں اور اُس پاک منہ پر نورِ الٰہی برستا مشاہدہ کرکے کہتے تھے عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمد اپنے رب پر عاشق ہوگیا ہے۔ اور پھر صحابہ رض نے صرف وہ صدق اور محبت اور اخلاص ہی نہیں دیکھا بلکہ اس پیار کے مقابل پر جو ہمارے سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے ایک دریا کی طرح جوش مارتا تھا، خدا تعالیٰ کے پیار کو بھی تائیداتِ خارقِ عادت کے رنگ میں مشاہدہ کیا۔ تب اُن کو پتہ لگ گیا کہ خدا ہے۔ اور اُن کے دل بول اُٹھے کہ وہ خدا اس مرد کے ساتھ ہے۔ انہوں نے اس قدر عجائباتِ الٰہیہ دیکھے اور اس قدر نشانِ آسمانی مشاہدہ کئے کہ اُن کو کچھ بھی اس بات میں شک نہ رہا

کہ فی الحقیقت ایک اعلیٰ ذات موجود ہے جس کا نام خدا ہے۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۵۰)

پس یہ اعجازی تزکیۂ نفس اور عظیم الشان کایا پلٹ روحانی انقلاب حضرت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا نتیجہ ہے جس نے ان صحابۂ کرام رض کو قدوسیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیا۔ اور جسے موجودہ دور کے مسلمانوں نے فراموش کر دیا اور بجائے اُن قدوسیوں کے نقوشِ قدم کی اتباع کے مغرب کے فلسفہ اور تہذیب و تمدن سے مرعوب ہوکر اس کے آگے گھٹنے ٹیک دئیے۔ اور اس کی نقالی میں اعلیٰ روایات و اقدار۔ احکامِ شریعت و اسلامی طرزِ معاشرت۔ اتحاد و اتفاق، ہمدردی و مواسات حسنِ اخلاق اور وسعتِ قلب و نظر سب کچھ پسِ پشت ڈال دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان نام نہاد مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانے۔ اُن کے اندر صحیح اسلامی اقدار اور روحِ قربانی پیدا کرنے اور آغازِ اسلام کے دور کی مانند اُن کا تعلق بھی زندہ خدا سے پیدا کرنے کے لئے ہی اپنے وعدوں کے مطابق مسیح محمدی اور امام مہدی علیہ السلام کو قادیان کی مقدس سرزمین میں مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ رض سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے اُن کو ساقی نے پلادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عشقِ الٰہی اور حبِّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار ہوکر صحابۂ آنحضرت صلعم ہی کی طرح پورے اخلاص اور جاں نثاری کے ساتھ چمنِ اسلام کی آبیاری اور پرچمِ محمدی کی سربلندی کے لئے تادمِ مرگ مقدور بھر جدوجہد کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا سفرِ لاہور — بقیہ صفحہ ۴

نہایت احسن رنگ میں) ان تمام مہمانوں کے شرب و طعام کا انتظام کیا۔ جو مسلسل دوپہر، شام اور رات کو ملاقات کے لئے آتے رہے۔ اُن کی والدہ محترمہ خود حضور کے لئے ناشتہ اور چائے تیار کرتیں۔ اور بیٹے مرد مہمانوں کی خدمت کرتے۔ اور عزیزہ بچی عائشہ سلمہا مستورات مہمانوں کی خدمت کرتیں۔ مردوں کے کھانے کے وقت چوہدری صاحب موصوف اور اُن کے بچے خلوص اور شوق کے ساتھ مہمانوں کو کھانا پیش کرتے۔ اور محض خدمت گاروں پر انحصار نہ کرتے۔

اس تمام عرصہ میں کوٹھی کے وسیع احاطہ میں باہر اور اندر ہر طرف والہانہ اور نفلی خدمت کا ایک ایسا عجیب سماں دیکھنے میں آرہا تھا جو کبھی یادوں سے محو نہیں ہو سکتا۔ ایسے نو عمر خدام بھی تھے۔ جو سکولوں کالجوں میں پڑھائی یا مفوضہ ڈیوٹی ادا کرنے کے بعد نفلی طور پر خدمت پر مُصر رہتے اور کئی ایسے تھے جنہوں نے مسلسل کئی دن اور رات جاگتے ہوئے گزارے۔ راقم الحروف یورپ کے سفر میں تو ساتھ نہیں تھا لیکن ہمسفر دوست بیان کرتے ہیں کہ وہاں بھی احباب جماعت اور خواتین نے خلوص اور خدمت کے ایسے پاکیزہ مظاہرے کئے کہ ہمارے دلوں کو مسحور بنائے رکھا اور ان مسحور دلوں سے ان سب کے لئے دعائیں اُٹھتی رہیں۔

مخلصینِ جماعت لاہور بھی یقیناً ایسی ہی دعاؤں کے مستحق ہیں اور محترم امیر صاحب کا وہ بیمار سعید فطرت، مخلص بچہ بھی ہم سب کی دعاؤں کا محتاج ہے جو عملی کاموں میں حصہ لینے سے معذور ہے۔ لیکن دیدار میں گھنٹوں اپنی WHEEL CHAIR (وہیل چیئر) پر گزرگاہ کے ایک کونے پر بیٹھا رہتا تھا۔ اس کے معصوم دل کی دعائیں ہی اس کی بہترین خدمت تھیں۔

(منقول از الفضل ربوہ ۶ و ۷ فروری ۱۹۸۳ء)

تقریبِ شادی و رخصتانہ: مورخہ ۸۳-۲-۶ بروز اتوار مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس مقیم حیدر آباد کی بیٹی عزیزہ مہر النسا استمہا کی تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح قبل ازیں عزیزم محمد مبشر احمد صاحب ابن محترم محمد حشمت اللہ صاحب چندا پور کے ساتھ پڑھا جاچکا تھا۔ مورخہ ۸۳-۲-۶ کو بارات حیدر آباد پہنچی اور حسبِ پروگرام صبح ۱۱ بجے مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کے مکان فلک نما میں دلہا کی گلپوشی۔ مکرم الحاج محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی کی تلاوتِ کلامِ پاک اور محمد عبد القیوم صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش نے دعائیہ خطبہ دیا۔ اجتماعی دعا کے بعد عزیزہ کی رخصتی عمل میں آئی اور بارات چندا پور روانہ ہوئی۔ مورخہ ۸۳-۲-۸ کو محترم محمد حشمت اللہ صاحب نے چندا پور میں اپنے بیٹے عزیزم محمد مبشر احمد صاحب کی دعوتِ ولیمہ میں دُور و نزدیک کے سینکڑوں احباب و مستورات کو مدعو کیا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور ثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

پیامِ سنت کانپور کی غلط بیانیاں

از مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی (مہاراشٹر)

کانپور سے شائع ہونے والے پندرہ روزہ اخبار "پیامِ سنت" مجریہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء کے صفحہ ۳ پر ایک مضمون "مرزا جی کی تضاد بیانیاں" کے زیرِ عنوان سپردِ قلم کیا گیا ہے۔ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد سر ولیم میور کی یاد ایک بار پھر تازہ ہو گئی۔ اور اگر ہم تناسخ کے قائل ہوتے تو ضرور یہ کہتے کہ سر ولیم میور کی روح ایک دفعہ پھر عود کر آئی ہے جو قلم اور زبان سر ولیم میور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف استعمال کی ہے بالکل وہی زبان اس مضمون میں آپ کے غلام حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے خلاف استعمال کی گئی ہے۔ اگر یقین نہ ہو تو ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) — "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک بات پر قرار نہ تھا۔ متضاد حالات میں رہتے کبھی کچھ اور کبھی کچھ"۔ (لائف آف محمد صفحہ ۵۰۶)

(۲) — "ابتداءً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صرف پہلی کتب توریت و انجیل وغیرہ کی تصدیق پر انحصار کرتے تھے بعد میں اُن کو خیال آنے لگا کہ وہ خود نبی ہیں۔ اس واسطے وہ خود احکام جاری کرنے لگے"۔ (لائف آف محمد ۱۴۳)

(۳) — "پہلے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے الہام اور وحی کے متعلق شبہات میں تھے کہ رحمانی ہے یا شیطانی اور اس شک میں خودکشی کرنے اور اپنے آپ کو ہلاک کرنے پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ مگر بعد میں یقین ہوا"۔ (صفحہ ۴۴ و صفحہ ۴۶)

زیرِ نظر مضمون کے مرتب نے بھی اس بات کو بہت نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تحریرات و دعاوی میں تضاد ہے لیکن ہم ان کی کوششوں کو عدمِ علم، کم ظرفی و کم فہمی اور کتبِ احادیث و تفسیر سے عدمِ واقفیت ہی کہہ سکتے ہیں۔ کیا مرتب صاحب کو یہ پتہ نہیں کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعاوی و اقوال میں بظاہر کتنا بڑا تضاد نظر آتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

(۱) — لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۰۷) یعنی تم اللہ کے نبیوں کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو۔

(۲) — لَا تُخَیِّرُوْنِیْ بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ (بخاری جلد ۴ کتاب الدیات باب اذا لطم المسلم یھودیًا) — یعنی تم مجھے دوسرے نبیوں پر فضیلت نہ دیا کرو۔

(۳) — مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ (بخاری جلد ۳ صفحہ ۸۳ و ترمذی جلد ۲ کتاب التفسیر) یعنی جس نے مجھے یونس بن متی سے افضل کہا اُس نے جھوٹ بولا۔

(۴) — لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَاَصْعَقُ مَعَھُمْ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ وَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ (بخاری جلد ۲ باب ما یذکر فی الاشخاص والخصومۃ بین المسلم والیھودی)

یعنی تم مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب قیامت کے روز لوگ بے ہوش ہوں گے اور میں بھی اُن کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور میں دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کے ایک پہلو کو پکڑے ہوئے کھڑے ہیں۔

(۵) اور جب ایک شخص نے آپ کو سب سے تمام مخلوق سے افضل کہہ کر پکارا تو آپ نے فرمایا ذَاکَ اِبْرَاھِیْمُ علیہ السلام (مسلم جلد ۲ باب فضائل ابراہیم الخلیل)

(۶) — اَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ (بخاری جلد ۳ کتاب التفسیر سورہ یوسف) یعنی تمام انسانوں سے زیادہ معزز و مکرم یوسف علیہ السلام ہیں۔

حالانکہ یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ حضرت نبی کریمؐ صرف انبیاء مذکورہ ہی سے نہیں۔ بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ مگر جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اپنی فضیلت کا علم حاصل نہیں ہوا آپ یہی فرماتے رہے کہ مجھے مذکورہ انبیاء پر کوئی فضیلت نہیں۔ لیکن جیسے جیسے آپکو اپنی فضیلت کا علم ہوتا گیا آپ دوسرے انبیاء پر اپنی فضیلت ظاہر فرماتے رہے۔ جیسا کہ حضورؐ کے مندرجہ ذیل ارشادات سے ظاہر ہے۔

(۱) — وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ وَلَوْ کَانَ حَیًّا وَّاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۲)

یعنی اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر تمہارے لئے حضرت موسیٰ ظاہر ہوں اور تم اُن کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم سیدھے راستہ سے بھٹک جاؤ گے اور اگر وہ زندہ ہوتے اور میرا زمانہ نبوت پاتے تو میری ضرور پیروی کرتے۔

(۲) لَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا لَمَا وَسِعَہٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ۔ (مرقات جلد ۵ صفحہ ۳۶۲)

یعنی اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے تو بجز میری متابعت کے انہیں کوئی چارہ نہیں تھا۔

(۳) — لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی حَیَّیْنِ لَمَا وَسِعَھُمَا اِلَّا اتِّبَاعِیْ (ابن کثیر جلد ۱ حاشیہ صفحہ ۲۴۶ و الیواقیت والجواہر صفحہ ۱۴ و شرح مواہب اللدنیہ جلد ۶ صفحہ ۴۲ — و تفسیر فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۲۴۲)

(۴) اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ میں آدم کے تمام بیٹوں کا سردار ہوں اور میرا یہ کہنا فخر یہ نہیں اظہار حقیقت الامر کے طور پر ہے۔

(۵) — اَنَا سَیِّدُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ النَّبِیِّیْنَ (رواہ الدیلمی) میں پہلے اور پچھلے تمام انبیاء کا سردار ہوں۔

(۶) — اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ (مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۵۱۴) یعنی میں تمام رسولوں کا قائد ہوں۔ اور اس میں کوئی فخر نہیں۔ اور میں خاتم النبیین ہوں اور اس میں کوئی فخر نہیں۔

مذکورہ احادیث سے نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف تو فرماتے ہیں تم مجھے دوسرے نبیوں پر فضیلت نہ دیا کرو لیکن دوسری طرف اس کے بالکل برعکس فرماتے ہیں کہ میں پہلے اور پچھلے تمام انبیاء کا سردار ہوں۔ پھر ایک وقت فرماتے ہیں مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو پھر اس کے برعکس فرماتے ہیں اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میری متابعت کے بغیر چارہ نہ تھا ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام تمام انبیاء سے افضل اور مکرم ہیں اور دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ میں تمام رسولوں کا قائد اور افضل ہوں۔ اب بظاہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعاوی اور اقوال میں کتنا بڑا تضاد نظر آرہا ہے — حضرت بانی جماعت احمدیہ کی تحریرات و دعاوی میں جو تضاد مرتب صاحب کو نظر آرہا ہے، وہ بھی بالکل اسی نوعیت کا ہے اگر آپ ان احادیث کو متضاد کہتے ہیں تو حضرت مرزا صاحب کی تحریرات بھی متضاد ہیں۔ اور اگر ان احادیث میں تضاد نہیں بلکہ تطبیق ہے تو یقین جانئے کہ حضرت مرزا صاحب کی تحریرات میں بھی ہرگز تضاد نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں کوئی تضاد نہیں ہے اور نہ ہی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی تحریرات میں تضاد ہے یہ صرف اپنے اپنے سوچنے کا انداز ہے اگر اندازِ فکر محققانہ ہو تو حقائق واضح اور روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں اور اگر تعصب اور عناد کا پردہ ان حقائق پر ڈالنا مقصود ہو تو یہ کوششیں ہمیشہ ناکام ہوتی رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ناکام ہوتی چلی جائیں گی۔

قارئین! دنیا میں جتنے بھی انبیاء آئے پہلے دن ہی انہوں نے اپنے تمام دعاوی کا اعلان نہیں کر دیا بلکہ جیسے جیسے اللہ تعالیٰ اُن کو اُن کے منصب و مقام سے باخبر کرتا رہا۔ وہ دنیا کو اس سے مطلع کرتے رہے — بالکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی طرح آپؐ کی غلامی میں آپ کی اتباع و اطاعت میں مقامِ نبوت حاصل کرنے والے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود نے بھی اپنے آپ کبھی کوئی دعویٰ نہیں کیا بلکہ جوں جوں اللہ تعالیٰ آپؑ کو آپ کے مقامات کے بارے میں مطلع کرتا رہا۔ آپ انتہائی صفائی سے اُن کو اپنی کتب میں تحریر فرما دیتے — اور یہ بات صرف حضرت بانی جماعت علیہ السلام سے مختص نہیں بلکہ آنحضرتؐ کو بھی مقامِ نبوت بتدریج عطا ہوا۔ چنانچہ علامہ قسطلانیؒ اور علامہ عینی آنحضرتؐ کے یک دفعہ مقامِ نبوت پر فائز نہ ہونے بلکہ رؤیا صالحہ اور دیگر نظاروں سے اس کی ابتداء کی ایک نہایت لطیف وجہ بیان فرماتے ہیں۔ "بشری قویٰ یکایک نبوت کا بارِ گراں اُٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے پہلے آپ پر خوابوں میں تجلی ہوئی اور نبوت کی ابتدائی باتیں پیش آئیں۔ مثلاً خوابوں کا سچا ہونا۔ شجر و حجر کا سلام کرنا اور روشنی وغیرہ کا نظارہ اور جب آپؐ روحانی طور سے واقف ہو گئے تو تَمَّمَ اللّٰہُ لَہُ النُّبُوَّۃَ بِاِرْسَالِ الْمَلَکِ فِی الْیَقْظَۃِ یعنی اللہ تعالیٰ نے بیداری میں فرشتہ بھیج کر آپ کی نبوت مکمل کر دی۔ (عمدۃ القاری جلد اوّل صفحہ ۳۰ و ارشاد الساری جلد اوّل صفحہ ۸۰)

محدث

مرتب صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو اقتباسات درج کرکے مندرجہ ذیل نتیجہ اخذ کرتے ہیں:۔

"کیا مطلب یہی نا؟ کہ میں غیب کی باتیں بتاتا ہوں اس لئے مجھے نبی کہا جائے۔ محدث نہ کہا جائے"

محدث نہ کہا جائے کے حروف قابلِ غور ہیں۔ اب ذیل میں وہ عبارت درج کی جاتی ہے جس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہارِ غیب نہیں ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس عبارت میں یہ فرما رہے ہیں کہ غیب کی خبریں پانے والے کا نام نبی ہے۔ اس کے لئے ثبوت دیتے ہوئے مقامِ نبوت کو مقامِ محدثیت سے بالا ثابت کر رہے ہیں نہ کہ اپنے محدث ہونے سے انکار فرما رہے ہیں ــــ مرتب صاحب کیا کوئی ایک بھی تحریر ایسی دکھا سکتے ہیں جس میں یہ لکھا ہو کہ میں محدث نہیں ہوں۔ یہ تو صرف نبوت کی تعریف کو محدثیت سے ممتاز کیا گیا ہے وبس۔ مثال کے طور پر یوں سمجھ سکتے ہیں کہ غیب کی خبریں پانا بی اے کا ڈپلومہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جس کے پاس یہ ڈپلومہ ہے اس کا کیا نام رکھا جائے۔ اگر کہو کہ اسے ایف اے کہنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں کہ یونیورسٹی کے کس قانون کے ماتحت ایف اے کے پاس طالب علم کے پاس یہ ڈپلومہ ہوتا ہے ــ اس عبارت کا یہ مطلب ہرگز نہیں لیا جائے گا کہ ڈپلومہ والا طالب علم ایف اے پاس نہیں بلکہ یہ کہ ایف اے پاس بھی ہے اور بی اے بھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متذکرہ صدر عبارت کا مطلب صاف ہے کہ آپ نبی بھی ہیں اور محدث بھی۔ اس وضاحت کے بعد مرتب صاحب کی اگلی غلط فہمی کا ازالہ خود بخود ہو جاتا ہے۔

مہدی

مرتب صاحب نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے دو دو مرے حوالے پیش کرکے یہ تاثر دیا کہ ایک جگہ مہدی ہونے کا دعویٰ ہے اور دوسری جگہ انکار۔ یہاں تو وہی لطیفہ صادق آتا ہے کہ کوئی شخص قرآن کریم کی آیت لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ ..... پڑھ کر یہ کہتا پھرے کہ اس میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے یا یہ کہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ کہ نماز پڑھنے والوں کے لئے ہلاکت ہے ایسے شخص کے عقلی دیوالیہ پن کا تو کوئی جواب نہیں۔ مرتب صاحب نے جو حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہینِ احمدیہ (حصہ پنجم ناقل) صفحہ ۱۸۵ کا پیش کیا ہے۔ اسے ہم مکمل طور پر یہاں پیش کرتے ہیں۔ معترض کا جواب اسی تحریر سے مل جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمۃ و من عترتی وغیرہ ہے۔ بلکہ میرا تو دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے اور مسیح موعود کے لئے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا۔ ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں اور جس قدر افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں ایسا افتراء نہیں ہوا۔ خلفاء عباسیہ وغیرہ کے عہد میں خلیفوں کو اس بات کا بہت شوق تھا کہ اپنے تئیں مہدی موعود قرار دیں۔ پس اسی وجہ سے بعض حدیثوں میں مہدی کو بنی عباس میں سے قرار دیا اور بعض میں بنی فاطمہ میں سے اور ایسی حدیثوں میں یہ بھی ہے کہ رجل من امتی کہ وہ ایک آدمی میری اُمّت میں سے ہوگا مگر دراصل یہ تمام حدیثیں کسی اعتبار کے لائق نہیں۔ یہ صرف میرا ہی قول نہیں بلکہ بڑے بڑے علماء اہلِ سنت یہی کہتے چلے آئے ہیں اور حدیثوں کے مقابل پر یہ حدیث بہت صحیح ہے جو ابن ماجہ نے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ لَا مَهْدِىَّ اِلَّا عِيْسٰى یعنی اور کوئی مہدی نہیں صرف عیسیٰ ہی مہدی ہے۔"

اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لَا مَهْدِىَّ اِلَّا عِيْسٰى کے مطابق اپنے آپ کو مسیح اور مہدی قرار دیا ہے۔ البتہ آپ نے مہدی کے بارے میں جو بہت سی وضعی احادیث ہیں ان کا مصداق ہونے سے انکار کیا ہے۔ جب کہ ان وضعی احادیث کو بعض بنی عباس کے خلفاء نے اپنے پر چسپاں کرکے خود کو مہدی کہا ہے جبکہ آپ کے مہدی ہونے پر اللہ تعالےٰ نے زبردست شہادت دی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ۔

(دار قطنی جلد ۱ صفحہ ۱۸۸ بحار الانوار صفحہ ۱۵۸)

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان کو خدا نے پیدا کیا یہ نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اس کی اول رات میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سورج گرہن اس کے دنوں میں سے بیچ کے دن پر ہوگا یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی ۲۸ تاریخ کو اور ایسا واقعہ ابتدائے دنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کبھی ظہور میں نہیں آیا ــ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۰ء میں مسیح موعود و مہدی ہونے کا اعلان فرمایا ــ اور لوگ حضرت مرزا صاحب سے یہ نشان مانگتے تھے اور کہتے تھے کہ جب تک سورج و چاند گرہن کا نشان رمضان میں پورا نہ ہوگا ہم کیسے آپ کو مسیح و مہدی مان لیں۔ سو اللہ تعالےٰ نے ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء کو یہ نشان آسمان پر ظاہر فرما دیا اور اس طرح آسمان نے بھی گواہی دی کہ مدعی اپنے دعویٰ مہدویت و مسیحیت میں سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے اور یہی وہ مسیح و مہدی ہے جس کی احادیث میں آنحضرت صلعم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔

دعویٰ مسیح موعود سے انکار اور اس کا مفہوم

مرتب نے ایک اعتراض یہ کیا ہے کہ مرزا غلام احمد علیہ السلام نے ایک جگہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور ایک دوسرے مقام پر بقول ان کے انکار ــ یہ اعتراض بھی برائے اعتراض ہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے مسلمانوں کے خیالی مسیح موعود ہونے سے انکار کیا ہے نہ کہ احادیث کے مسیح موعود کے مصداق ہونے سے (مسلمانوں کا خیالی مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام اصالتاً ہیں اور مسیح موعود کا دعویٰ خیالی مسیح کے مثیل موعود ہونے کا ہے) پس آپ مثیلِ موعود ہو کر اُمّت کے لئے مسیح موعود ہیں۔ ــ دلیل اس بات کی کہ اس جگہ مسلمانوں کے خیالی مسیح موعود سے انکار کیا ہے یہ ہے کہ آپ چند سطریں آگے تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذّاب ہے۔"

مسلمان حقیقی ابن مریم کا آنا خیال کرتے تھے اور اُسے مسیح موعود جانتے تھے اس لئے اس جگہ ان کے مزعوم اور خیالی مسیح موعود ہونے سے انکار کیا گیا ہے نہ کہ حدیثوں کے مصداق مسیح موعود سے چنانچہ آگے چل کر آپ فرماتے ہیں۔

"میری زندگی کو مسیح ابن مریم کی زندگی سے اشد مشابہت ہے اور یہ بھی میری طرف سے کوئی نئی بات ظہور میں نہیں آئی کہ میں نے ان رسالوں میں اپنے تئیں وہ موعود ٹھہرایا ہے جس کے آنے کا قرآن شریف میں اجمالاً اور احادیث میں تصریحاً ذکر کیا گیا ہے کیونکہ میں تو پہلے بھی براہینِ احمدیہ میں بتصریح لکھ چکا ہوں کہ میں وہی مثیلِ موعود ہوں جس کے آنے کی خبر روحانی طور پر قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں پہلے سے وارد ہو چکی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۰)

نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ

اس عنوان کے تحت مرتب صاحب نے ایک فقرہ دافع البلاء کا تحریر کرتے ہوئے روشِ قدیم کے مطابق دھوکہ دینے کی کوششیں کی ہیں۔

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا ہے۔"

اس کے جواب میں صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ مرتب نے گھسے پٹے اعتراضات کو چھوڑ کر اگر اصل کتاب کے صفحہ ۱۰ اور صفحہ ۱۱ کا بغور مطالعہ کیا جاتا تو یہ اعتراض نہیں بلکہ صداقتِ اسلام کا ایک ثبوت نظر آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کسی مذہب کا علمبردار اگر اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اس کو چاہیئے اپنے مقدس شہروں کو طاعون سے بچنے کی پیشگوئی کرکے اپنے مذہب کی صداقت کا ثبوت دے۔ میں یہ کہتا ہوں قادیان کو طاعون سے محفوظ رہنے کے بارے میں میں نے جو پیشگوئی کی ہے وہ اس خدا کی طرف سے ہے جس نے قادیان میں سچا رسول بھیجا ہے۔ باقی مذاہب والے اپنے معبودان سے خبر پاکر اس قسم کی پیشگوئی اور دعویٰ ہرگز ہرگز نہیں کر سکتے ــ یہ تحریر کرنا کہ اللہ تعالےٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلۂ نبوت ختم کر دیا بالکل غلط اور قرآن واحادیث اور اقوالِ اُمّت کے برعکس ہے سورۃ الاحزاب کی آیت ہے جس سے آپ ختم نبوت کا مسئلہ نکالتے ہیں۔ اس ایک آیت کو چھوڑ کر جو آپ کے اور ہمارے درمیان زیرِ بحث ہے کیا کوئی آیت بھی قرآن مجید آپ کے معنوں کی تائید کرتی ہے جب کہ

النساء آیت ۶۹ ومن یطع اللہ ...
الاعراف آیت ۳۵ یٰبنی ادم ... الخ
سورہ حج آیت ۷۵ اللہ یصطفی ... الخ

اور بہت سی آیات جماعتِ احمدیہ کے مسلک کی وضاحت کرتی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صاحبِ شریعت نبی اب قیامت تک نہیں ہوگا۔ شریعت والے آپ آخری نبی ہیں مگر آپ کی کامل و مکمل شریعت پر عمل پیرا ہو کر آپ کی غلامی میں آپ کا اُمتی مقامِ نبوت حاصل کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں کہیں نبوت سے انکار کیا ہے وہ نبوتِ تشریعی ہے یعنی شریعتِ جدیدہ کے ساتھ نبوت چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص۶)

مسیح موسوی سے افضل ہونیکا دعویٰ

مرتب صاحب کا یہ اعتراض کہ تحفہ قیصریہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو مسیح کا سفیر قرار دیا ہے اور کشتی نوح میں مسیح سے افضلیت کا دعویٰ کیا ہے۔ اگر مرتب صاحب کو سابقہ انبیاء کی تاریخ کا علم ہوتا تو وہ کبھی یہ اعتراض نہ کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابتداءً ایسا عقیدہ رکھتے تھے کہ مجھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کسی نوع کی فضیلت نہیں۔ اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا:-

"مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔"

اس واضح الہام کے بعد آپ نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی فرمائی۔ جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے کہ ایک وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔ پھر آپ نے فرمایا میں اوّلین اور آخرین کا سردار ہوں۔

خدا تعالیٰ کا قانون بدل نہیں سکتا

ان کے بعد مرتب صاحب کو ذاتِ باری تعالیٰ کے متعلق متضاد بیان جمع کرنے اور تلاش کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ قبل اس کے کہ مرتب صاحب کے اعتراضات کا مزید جائزہ پیش کیا جائے اگر مرتب صاحب کو سیاق و سباق ملحوظ رکھے بغیر صرف تضاد گننے کا شوق ہو تو قرآن مجید کی درج ذیل آیات کے بارے میں مرتب صاحب کے پاس کیا جواب ہے۔

(۱) — ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون (الحج) کے بالمقابل آیت تعرج الملئکۃ والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ (المعارج) پہلی آیت میں ایک دن ہزار سال کا تو دوسری آیت میں پچاس ہزار سال کا بیان کیا ہے۔

(۲) — انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء کے بالمقابل یہ آیت پیش کی جاتی ہے انک لتھدی الی صراط مستقیم (شوریٰ آیت ۵۲) پہلی آیت میں یہ بیان فرمایا ہے کہ آپ کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے اور اس کے بالمقابل دوسری آیت میں فرمایا کہ تو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

(۳) — ووجدک ضالا فھدیٰ فرمایا اور دوسری جگہ ما ضل صاحبکم وما غویٰ (سورۃ النجم) پہلے ضال فرمایا اور دوسری آیت میں اس کی نفی کر دی۔

(۴) — وان تصبھم حسنۃ یقولوا ھذہ من عند اللہ وان تصبھم سیئۃ یقولوا ھذہ من عندک قل کل من عند اللہ (النساء آیت ۷۸) اس کے مقابل پر آیت ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک (النساء آیت ۷۹) پہلی آیت میں فرمایا کہ حسنہ اور سیئہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگلی آیت میں فرمایا کہ حسنہ خدا کی طرف سے اور سیئہ تیری طرف سے ہے۔

(۵) — ایک جگہ فرمایا لم حشرتنی اعمیٰ وقد کنت بصیرا اور دوسرے مقام پر فرمایا فبصرک الیوم حدید — ایک طرف ہے اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم اور دوسری جگہ فرمایا الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ پھر فرمایا الم یجدک یتیما فاویٰ اور دوسری جگہ فرمایا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما نازل ہوا۔

ان آیات میں بظاہر تضاد اور تخالف نظر آتا ہے اور صرف امعان نظر سے ہی معلوم ہوگا کہ ان میں کوئی تضاد و تخالف تو موجود نہیں اور ان میں وجوہ مختلفہ کے لحاظ سے تطبیق دی جا سکتی ہے اسی طرح حضرت بانی جماعت علیہ السلام کے کلام میں جو مرتب صاحب نے تضاد و تخالف دکھانے کی کوشش کی ہے وہ بھی تضاد و تخالف نہیں ہے۔ جس طرح مندرجہ بالا آیات کو وجوہ مختلفہ کی بناء پر حل کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں بظاہر جو اختلاف نظر آتا ہے اس کو بھی وجوہ مختلفہ پر غور کر کے حل کیا جا سکتا ہے۔ مرتب صاحب کے لئے صرف ان وجوہ پر غور کرنا ضروری ہے جن کے نہ جاننے کی وجہ سے سطحی نظر میں اُن کو تضاد نظر آرہا ہے۔

اب آپ مرتب صاحب کی ایک اور فریب کاری اور دھوکہ دہی ملاحظہ فرمائیے! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کرامات الصادقین جو ۱۸۹۳ء میں تحریر کی گئی ہے دو تین فقرے اس میں سے لئے گئے ہیں اور پھر پندرہ سال بعد تحریر کردہ ایک کتاب چشمۂ معرفت (۱۹۰۸ء) میں سے ایک نامکمل فقرہ لے کر تضاد بیان فرما رہے ہیں — کیا ہی انوکھا اور نرالا انداز ہے تحقیق و ریسرچ کرنے کا — ہر دو کتب کے فقرے درج ذیل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرامات الصادقین میں فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کا قانونِ قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا اور اس کی مخلوقات میں سے ایک پتہ بھی ایسا نہیں جس کو چند معدودہ خواص میں محدود کہہ سکیں بلکہ اس کی ہر ایک مخلوق خواص غیر محدودہ اپنے اندر رکھتی ہے۔"

پھر ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی ایک اور تصنیف چشمۂ معرفت میں فرماتے ہیں:-

"..... اور وہ اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے۔"

پبلک و عوام کو دھوکہ دینے کی اس سے بدتر شاید ہی کہیں اور مثال مل سکے۔ مرتب صاحب اگر تحریر کردہ جملے کو مکمل کر دیتے تو کوئی تضاد باقی نہیں رہتا مگر اس سے مرتب کی مکروہ کوششیں کامیاب نہ ہوتیں۔ اس لئے عمداً وہ فقرہ ادھورا چھوڑ کر اپنی معاندتِ قدیمی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکمل فقرہ اس طرح ہے —

"اور وہ اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے۔ مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں داخل ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ موقف قرآن کے عین مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیرِ عام کے مطابق آگ کا کام جلانا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اس آگ کو حکم دیا کہ اے آگ آج تیرا کام جلانا نہیں بلکہ ٹھنڈا کرنا ہے۔ بدلا کہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون اپنے نیک بندوں کے لئے۔

مرتب صاحب نے وید کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو ادھورے اور نامکمل جملے درج کئے ہیں۔ جواباً تحریر ہے کہ قرآن کے علاوہ وید ہو یا دنیا کی کوئی بھی الہامی کتاب اس کا خدا کی طرف سے ہونا اپنی جگہ درست مگر موجودہ زمانے میں انسانی ہاتھوں کے ردّ و بدل سے اس کا محرّف و مبدّل ہو کر دوسری صورت اختیار کر لینا ایک دوسری بات ہے۔ صحافت اور تصنیف کے اصول کو سمجھنے والا معمولی سا انسان بھی ان باتوں کے فرق کو محسوس کر سکتا ہے۔

اَسْھَرُ وَاَنَامُ کا مطلب

مرتب صاحب تحریر فرماتے ہیں (مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ناقل) "کتاب وید اور قرآن کا مطالعہ ص۲۷ پر رقمطراز ہیں" — یاد رہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خود اپنی کوئی کتاب اس نام کی نہیں ہے۔ البتہ اقتباس میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ درست ہے کہ — "خدا تعالیٰ ہر ایک نقصان سے پاک ہے جس پر کبھی موت اور فنا طاری نہیں ہوتی بلکہ اونگھ اور نیند جو فی الجملہ موت سے مشابہ ہے پاک ہے۔"

اس کے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام اسھر وانام (میں بیدار ہوتا ہوں اور سو جاتا ہوں) تحریر کر کے تضاد بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے — ایسا لگتا ہے کہ مرتب صاحب یہ مضمون لکھتے وقت قرآن و حدیث کو یکسر نظر انداز کر چکے تھے اس اعتراض کو پڑھ کر ایک معاندِ اسلام کا اعتراض یاد آ جاتا ہے جو کہتا ہے نسوا اللہ فنسیھم کہ مسلمانوں کا خدا بھول جاتا ہے کیا فرق رہا ایک معاندِ اسلام اور معاندِ احمدیت کے اعتراض میں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ الہام بطور مجاز اور استعارہ کے ہے۔ خدا تعالیٰ درحقیقت ہر نیند سے پاک ہے۔

اس جگہ سوئے سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نیکی کنا ہوں سے چشم پوشی کرتا ہے اور مراد جاگنے سے یہ ہے کہ بعض اوقات سزا بھی دیتا ہے۔

مرتب صاحب کی تحقیق تضاد میں مزید اضافے کے لئے قرآن کی ایک آیت اور ایک حدیث درج ذیل ہے اس کا ان کے پاس کیا جواب ہے ۔۔۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:۔

" تو کہہ کیا میں اللہ کے سوا
جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے
والا ہے کوئی اور دوست بناؤں
حالانکہ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ
حالانکہ وہ کھانا کھلاتا ہے اور اُسے
نہیں کھلایا جاتا ۔"

(سورہ انعام ۱۴)

اس کے بالمقابل حدیث میں آتا ہے
عن ابی هريرة رضی الله
عنه قال قال رسول الله
صلعم ان الله عزوجل يقول
يوم القيامة .... يابن آدم
استطعمتك فلم تطعمنی
.... الخ (مسلم عيادة المريض)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کو کہے گا .... اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے مجھے نہ پلایا ۔۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کہتا ہے اللہ کو کھانا نہیں کھلایا جاتا اور حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ مجھے کھانا کیوں نہیں کھلایا میں بھوکا تھا ۔۔ کیا یہ تضاد نہیں ؟

حضرت مسیح موعودؑ کا منکر کیا ہے

مرتب صاحب نے اپنے اعتراضات کے تسلسل میں مذکورہ بالا عنوان قائم کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل دو ادھورے اقتباسات نقل کئے ہیں۔

(۱) ۔۔ " ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا .... یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ سے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت و احکام جدید لاتے ہیں"۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۳۰ حاشیہ)

(۲) ۔۔ " جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

".... اب ظاہر ہے ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ مذکور یعنی (مرزا جی) خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس شخص کا دشمن جہنمی ہے"۔ (انجام آتھم صفحہ ۶۲)

تعصب اگر اول الذکر حوالہ کو مکمل طور پر درج کرنے میں مانع نہ ہوتا تو مرتب صاحب کے پاس تضاد بیان کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہتی۔ ملاحظہ فرمایئے اس سے اگلی عبارت حضورؑ فرماتے ہیں:۔

" یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت و احکام جدید لاتے ہیں لیکن صاحب الشریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔ ہاں بدقسمت منکر جو ان مقربانِ الٰہی کا انکار کرتا ہے وہ اپنے انکار کی شامت سے دن بدن سخت دل ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ نور ایمان اس کے اندر سے مفقود ہو جاتا ہے .... اور پھر آخر سلب ایمان کا موجب ہو کر دینداری کی اصل حقیقت اور مغز سے اس کو بے نصیب اور بے بہرہ کر دیتا"۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۳۰ حاشیہ)

جناب من! سوچئے جس سے نور ایمان مفقود ہو جائے وہ مسلوب الایمان ہوگا یا نہیں؟ کیا وہ مومن رہے گا اور مسلوب الایمان ہو کر نجات سے محروم نہیں ہوگا۔ اگر محروم ہوگا اور یقیناً محروم ہوگا تو وہ جہنمی ہوگا یا نہیں ۔۔ اب بتایئے ان دو حوالوں میں آپ کو کیا تضاد نظر آرہا ہے (علاوہ ازیں آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ "کافر" کی بھی کئی اقسام ہیں۔ بوجہ طوالت ہم اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتے) مندرجہ بالا تشریح سے یہ دو اور دو چار کی طرح ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر دو عبارتوں میں کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں ہے۔

قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا

اعتراضات کے سلسلے کی آخری کڑی ذیل میں ملاحظہ فرمایئے۔ مرتب صاحب لکھتے ہیں:۔

" دافع البلاء صفحہ ۵ و صفحہ ۱۰

ملاحظہ فرمایئے مرزا جی نے اپنے اوپر نازل شدہ وحی سے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ "تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے گی گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا"۔

(۲) ۔۔ مرتب صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوسرا حوالہ حقیقۃ الوحی سے تحریر کرتے ہوئے اُسے پہلے حوالے سے متضاد کہتے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

" اور پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا"۔

اگر مرتب صاحب اس عبارت کو ذرا آگے بڑھاتے تو تضاد بیانی کا سارا سہارا خود بخود چور اہے پر پھوٹ جاتا۔ ملاحظہ فرمایئے مکمل عبارت حضورؑ فرماتے ہیں:۔

" اور پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ طاعون زوروں پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بے ہوش ہو گیا اور بے ہوشی میں دونوں ہاتھ مارتا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اگرچہ انسان کو موت سے گریز نہیں۔ مگر اگر لڑکا ان دنوں میں جو طاعون کا زور ہے فوت ہو گیا تو تمام دشمن اس تپ کو طاعون ٹھہرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اس پاک وحی کی تکذیب کریں گے ...."۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴ حاشیہ)

پہلی عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ قادیان کو طاعون کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ دوسری عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں میرا لڑکا شریف احمد تپ محرقہ سے بیمار ہوا نہ کہ طاعون سے۔ آپ دشمنوں کے اس الزام کا ازالہ از خود ہی فرما رہے ہیں کہ یہ بیماری تپ محرقہ تھی نہ کہ طاعون پھر وہی اعتراض کرنا سراسر حماقت ہے اگر مرتب صاحب اپنے اس دعویٰ میں حق پر ہیں کہ انہوں نے یہ کتب خود مطالعہ کی ہیں تو ان کی آنکھیں تو اسی وقت کھل جانی چاہیئے تھیں جب انہوں نے اس واقعہ کو مکمل پڑھا تھا جس میں حضورؑ فرماتے ہیں میں نے نوافل میں دعا شروع کی اور ابھی نوافل ختم بھی نہ کئے تھے کہ بچہ بفضلہ تعالیٰ صحتیاب ہو گیا۔ ۔۔ مرتب صاحب! آپ کی تو لیٹ تو کے آئینے بڑے نشان پر جھوٹ اور دھوکے کا تعصب آمیز پردہ ڈالنے کی کوشش بھی کامیاب نہ ہو گی ؎

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

یہ ہے مرتب صاحب کی حقیقت بیانی کا انکشاف ؎

مصطفیٰ! کیوں اب تو دیکھا رنگ اس عیار کا
اب تو کہہ دو کیا یہ موقع تھا اسی گفتار کا

حرفِ آخر

مرتب صاحب کے اعتراضات کا سلسلہ ختم ہوا۔ ہر ایک اعتراض کا مدلل جواب تحریر کیا جا چکا ہے۔ آخر میں ہم اس مضمون کے مرتب صاحب اور ان کے ہم نواؤں سے بڑے ادب و احترام سے یہ عرض کرتے ہیں کہ اب یہ گھسے پٹے اعتراضات کا سلسلہ بند کریں اور آنے والے مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے دعاوی پر صدق دل سے ایمان لائیں۔ اگر آپ پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں تو آپ حضورؐ کے اس حکم کو مانئے۔ اذا رأيتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج فانه خليفة الله المهدی۔

(المستدرک مع التلخیص جلد ۴ کتاب الفتن والملاحم صفحہ ۴۶۴۔ الناشر مکتبہ النصر الحدیثیہ الریاض)

جب تم اس (مسیح موعود و مہدی معہود) کو دیکھو تو اس کی ضرور بیعت کرنا خواہ تمہیں برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل بھی جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا اگر آپ آنے والے مہدی کو نہیں مانتے تو وہ مہدی آئیں جس کے لئے پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے۔ اب تو چودھویں صدی بھی ختم ہو گئی۔ دوسری طرف ۹۰ سال معاندین احمدیت نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مگر وہ اس الٰہی جماعت کو ختم کرنے میں نہ صرف ناکام و نامراد خائب و خاسر رہے بلکہ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ یہ جماعت آج تمام اکناف عالم میں پھیل گئی اور اس کی تعداد ایک سے ڈیڑھ کروڑ ہو گئی اور وہ لوگ جو خدائی آواز کو دبانے کے لئے اٹھے تھے آج دور دور تک ان کا نام و نشان بھی موجود نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

بدگمانی نے تمہیں مجنون و اندھا کر دیا
ورنہ تھے میری صداقت پر براہیں بے شمار

اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کو ان کے سمجھنے اور انہیں قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

شاہجہانپور

مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو احمدی اینڈ کو میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ عزیز محمد زاہد قریشی کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد ظفر شاہ صاحب قریشی۔ عزیز محمد زاہد قریشی اور خاکسار نے پیشگوئی پسر موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی بعد دعا مجلس برخاست ہوئی۔

سونگھڑہ

مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب سابق مبلغ سلسلہ مقیم سونگھڑہ رقمطراز ہیں کہ مرکزی ہدایت پر جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم عزیز الدین صاحب انجینئر کی تلاوت کلام پاک اور مکرم عبد الحکیم صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم فیروز الدین صاحب انجینئر۔ مکرم سید مظہر احمد صاحب۔ خاکسار سید فضل عمر۔ مکرم مولوی بشیر الدین صاحب اور مکرم مولوی محمد سلطان الدین صاحب اور صدر مجلس نے پیشگوئی کے مختلف پہلو بیان کئے۔ بعد دعا اجلاس ختم ہوا۔

سرینگر

مکرم عبد المومن صاحب ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ سرینگر لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ سرینگر میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم خواجہ عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم غلام نبی صاحب ٹیلر ماسٹر کی تلاوت کلام پاک اور مکرم صدر الدین صاحب ڈار کی نظم خوانی کے بعد مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ۔ مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب مکرم بابو غلام رسول صاحب۔ مکرم فیروز احمد صاحب۔ پدر خاکسار عبد المومن ٹاک اور محترم صدر جلسہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دوران تقاریر خاکسار نے نظم پڑھی۔ اختتامی دعا کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

بمبئی

مکرم عبد الشکور صاحب سیکرٹری قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو الحق بلڈنگ میں مکرم سید عنایت اللہ صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم صدیق احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیز مظفر احمد صاحب کی نظم خوانی سے آغاز پذیر ہوا۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ، مکرم سہیل احمد تابانی صاحب مکرم سید شہاب احمد صاحب۔ خاکسار عبد الشکور سیکرٹری قائد مجلس اور مکرم پرویز احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں حضرت مصلح موعودؓ کی تقریر کی ٹیپ سنائی گئی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہونے پر حاضرین کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔

علی گڑھ

مکرم منصور احمد صاحب نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو مجلس مقامی کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم عبد الماجد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا مکرم محمد عبد اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد ارشد صاحب نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مکرم میر عبد الحمید صاحب قائد مجلس، مکرم میر مبارک احمد صاحب۔ خاکسار منصور احمد مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب۔ فریدی احمد اور صدر جلسہ نے اپنی تقاریر میں پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ بعد دعا مجلس برخاست ہوئی۔ حاضرین کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

سورو

مکرم شمس الدین خان صاحب سورو تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ صدر جماعت مکرم شبیر علی خان صاحب کی زیر صدارت مکرم سجاد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم بابر خان صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ جس میں مکرم شیخ مختار حسین صاحب۔ عزیز ایوب خان صاحب۔ مکرم سید نعیم احمد صاحب۔ مکرم شیخ عظیم صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ نیاز اختتام جلسہ مکرم شیخ حفیظ اللہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

حیدرآباد دکن

مکرم شیخ محمد عبد الرب صاحب زعیم مجلس انصار اللہ حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو بعد نماز عشاء مکرم مولوی ہارون رشید صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم شیخ غلام مہدی صاحب۔ مکرم شیخ شمس الدین صاحب صدر جماعت، مکرم مبارک شاہ صاحب۔ مکرم شیخ ہادی صاحب۔ مکرم وسیم احمد صاحب میاں۔ مکرم شیخ عبد الاحد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ مکرم شیخ محمد مبارک صاحب۔ مکرم مولوی محمود علی صاحب۔ مکرم رفیق احمد صاحب۔ خاکسار شیخ محمد عبد الرب۔ مکرم مولوی شرافت احمد صاحب خان منور مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی سلطان صاحب کشکی نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دوران تقاریر مکرم رفیق احمد صاحب سندھی۔ عزیز کرشن احمد عزیز نعیم احمد۔ عزیز عبد المنعم۔ مکرم رحمت اللہ صاحب۔ عزیز حکیم احمد۔ عزیز نسیم احمد۔ عزیز منظور احمد ندیم اور مکرم عبد الحکیم صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ صدارتی تقریر اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔ اجلاس کے بعد ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ جن کا تبادلہ حیدرآباد سے کٹک ہو چکا ہے اور مکرم وسیم احمد صاحب سابق قائد کے اعزاز میں پارٹی دی گئی اور انہیں جماعت کی طرف سے دو حقیر تحفے پیش کئے گئے۔ یوم مصلح موعودؓ کی بابرکت تقریب کی خوشی میں باجماعت نماز تہجد قرآن مجید کی انفرادی تلاوت اور وقار عمل کا اہتمام کیا گیا۔ اسی طرح سارا دن دوست تبلیغ اور تقسیم لٹریچر میں مصروف رہے اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

موسیٰ بنی مائینز

مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید موسیٰ بنی مائینز اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ ۲۰/۲/۸۲ بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت مکرم زبید احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ بعدہٗ مکرم شیخ آفتاب احمد صاحب۔ مکرم مسعود احمد خان صاحب مکرم شیخ روزاب صاحب نے نظمیں پڑھیں تقریری پروگرام میں مکرم منصور خان صاحب۔ مکرم مبارک احمد صاحب۔ مکرم ماسٹر خلیل احمد صاحب خاکسار شمس الحق خان اور صدر جلسہ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔ یوم مصلح موعودؓ کی خوشی میں مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی کا دو روزہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ جس میں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت نے ان مقابلہ جات میں اوّل۔ دوم اور سوم آنے والے بچوں کو انعامات تقسیم کئے۔

بھدرواہ

مکرم عبد الحفیظ صاحب خانی سیکرٹری تبلیغ بھدرواہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو بوقت دو بجے دوپہر جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم عبد الغفار صاحب گنائی صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی عبد السلام صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد۔ مکرم مولوی عبد السلام صاحب مکرم میر عبد القیوم صاحب۔ مکرم محمد اقبال صاحب ملک۔ مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب منہاس اور صدر جلسہ نے پیشگوئی کے مختلف پہلو بیان کئے دوران تقاریر خاکسار نے نظم سنائی۔ بعد دعا یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

چک ایمر چھچھ

مکرم محمد سلیمان خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ایمر چھچھ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو مکرم شیخ عبد الحمید صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم سید امداد علی صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شیخ عبد الغفار صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ خاکسار نے عہد خدام الاحمدیہ دہرایا۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب قریشی خاکسار محمد سلیمان خان۔ میر شکیل احمد صاحب اور صدر جلسہ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دوران تقاریر عزیز عارف محمود قریشی اور مکرم سید امداد علی صاحب نے نظمیں پڑھیں بعد دعا اجلاس ختم ہوا۔

سکندرآباد

مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سکندرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ عزیز حفیظ احمد کی تلاوت کلام پاک، اور مکرم مقصود احمد صاحب شرق کی نظم خوانی کے بعد خاکسار بشیر الدین الہ دین نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا بعدہٗ مکرم مہر دین صاحب، مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب۔ مکرم شمس الدین صاحب فاضل مکرم یوسف قریشی صاحب۔ مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب اور صدر جلسہ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی

چارکوٹ

مکرم شریف احمد صاحب، صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲

کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ خاکسار کی زیرِ صدارت منعقد ہوا جس میں خاکسار کی صدارتی تقریر کے علاوہ مکرم سلطان احمد صاحب ۔ مکرم غلام احمد صاحب ۔ مکرم عبدالمنان صاحب مکرم نجم دین صاحب اور مکرم منظور احمد صاحب نے تقاریر کیں ۔

گلبرگہ

مکرم مولوی سید محمد یوسف صاحب زبیری گلبرگہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ خاکسار کی زیرِ صدارت منعقد ہوا ۔ مکرم مبشر احمد صاحب کی تلاوتِ کلام پاک اور مکرم حبیب احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم غلام حمید الدین صاحب ۔ مکرم قریشی حکیم صاحب مکرم قریشی عبداللہ صاحب ۔ مکرم حبیب الدین صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی کے مختلف پہلو بیان کئے بعد دعا اجلاس برخواست ہوا ۔

کینانور

مکرم وی ۔ کے محمود صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کینانور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ خاکسار کی زیرِ صدارت منعقد ہوا ۔ مکرم ٹی عبدالرشید صاحب کی تلاوتِ کلام پاک کے بعد خاکسار وی کے محمود ۔ مکرم این ابراہیم صاحب مکرم ای طاہر احمد صاحب نے تقاریر کیں ۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا ۔

تیماپور

مکرم کے شفیق صاحب تیماپور لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوا ۔ مکرم رفیق احمد صاحب نے تلاوت کلام پاک کی اور خاکسار نے نظم پڑھی ۔ بعدہٗ مکرم محمود احمد صاحب مجیب شیر قائد مجلس خاکسار کے شفیق احمد اور صدر جلسہ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی بعد دعا اجلاس برخواست ہوا ۔

آسنور

مکرم عبدالحکیم صاحب سیکرٹری مال آسنور تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب صدر جماعت کی زیرِ صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم محمد الیاس صاحب وون کی تلاوت کلام پاک اور مکرم بدرالدین صاحب ڈار کی نظم خوانی سے آغاز پذیر ہوا جس میں خاکسار عبدالحکیم ۔ مکرم الطاف حسین صاحب نائیک ۔ مکرم فرید احمد صاحب ڈار اور صدر مجلس نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلو بیان کئے ۔ عزیز نثار احمد وانی نے نظم پڑھی بعد دعا اجلاس برخواست ہوا ۔ ... بعد نماز مغرب ۔ خاکسار عبدالحکیم

اور مکرم فرید احمد صاحب ڈار نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے بارہ میں کشمیری زبان میں درس دیا ۔

یادگیر

مکرم محمد عبدالسلیم صاحب سیکرٹری نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں مکرم سیٹھ عبدالصمد صاحب قائمقام امیر جماعت کی زیرِ صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا ۔ مکرم حامد اللہ صاحب غوری کی تلاوت کلام پاک اور مکرم فیض احمد صاحب گڈے کی نظم خوانی کے بعد عزیز بشارت احمد دیودرگی ۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہوڑی ۔ مکرم ظفر احمد صاحب شحنہ ۔ مکرم رحمت اللہ صاحب جینا ۔ مکرم عبدالمنان صاحب سالک ۔ مکرم فیض احمد صاحب گڈے ۔ مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری اور صدرِ جلسہ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اس دوران مکرم عبدالمنان صاحب سالک مکرم ولی الدین صاحب اور مکرم حامد اللہ صاحب غوری نے نظمیں پڑھیں اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا ۔

جڑچرلہ

مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو خاکسار کی زیرِ صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم عبدالقادر صاحب ہریکر کی تلاوت کلام پاک اور مکرم محمد منصور احمد صاحب کی نظم خوانی سے آغاز پذیر ہوا ۔ بعدہٗ خاکسار محمد صادق ۔ مکرم محمد ابراہیم خان صاحب ۔ مکرم میر احمد اشرف صاحب اور مکرم میر احمد صادق صاحب نے پیشگوئی کے مختلف پہلو بیان کئے ۔ آخر میں خاکسار نے صدارتی تقریر کی اور اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا ۔ حاضرین کی شربت وغیرہ سے تواضع کی گئی ۔

جگنہ پیٹ

مکرم عبدالمتین صاحب بی کام نائب قائد مجلس حیدرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو جگنہ پیٹ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوا ۔ مکرم محی الدین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مسلّم وقفِ جدید کی نظم خوانی کے بعد خاکسار عبدالمتین ۔ مکرم عنایت اللہ صاحب نومسلم مکرم محمد عیسیٰ صاحب نومسلم ۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب ۔ مکرم سیٹھ حنیف احمد صاحب حیدرآبادی اور صدرِ جلسہ نے تقاریر کیں بعد دعا اجلاس برخواست ہوا ۔

(باقی آئندہ)

مجلسِ ارشاد : صفحہ اوّل سے آگے

اور مرکز کا ہاتھ بٹانا چاہیئے ۔

ادارہ تحریک جدید میں وکالتِ تصنیف کے تابع باقاعدہ ایک سیل قائم کیا جا چکا ہے وکالت کو ان اہلِ علم احمدیوں کے نام بتائیں ۔ شعبہ تصنیف جو مواد اکٹھا کر رہا ہے ۔ اسے وہ ان علماء میں تقسیم کرے گا ۔ یہ تقسیم بطور مصنف بطور کتاب اور بطور زبان کے ہوگی ۔ مثلاً فرانسیسی زبان یا سپینش زبان میں اسلام پر اعتراضات ۔ اسی طرح ساری دنیا میں ہر قسم کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے مختلف موضوعات ، مختلف زبانیں اور مختلف مصنفین تقسیم کئے جائیں گے ۔ یہ کام اتنا بڑا ہے کہ اگر تحریک جدید کا ڈیپارٹمنٹ سارے کا سارا یہ کام کر رہا ہو تب جاکر بمشکل اس سے نبرد آزما ہو سکتا ہے ۔

اس کام کی وسعت

کا اندازہ آپ اس سے کر سکتے ہیں کہ فرانسیسی مستشرقین نے اسلام پر جو گند اچھالا ہے ۔ اور فرانسیسی عوام پر جو برا اثر ڈال رہے ہیں وہ ابھی تک ہمارے علم میں نہیں ہے پھر جرمنوں نے اپنی زبان میں لکھا ہوا ہے ۔ ... لکھا ہے ۔ اسی طرح GREEKS یونانیوں نے اسلام کے خلاف لکھا ہے اور ہر ایک قوم نے اپنے اپنے علاقے میں خاص قسم کا زہر پھیلایا ہوا ہے ۔ ان سب اعتراضات کو اکٹھا کرنا ، ان کا جواب لکھنا اور پھر ان زبانوں میں جواب لکھنا یا ان میں ترجمہ کروانا یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ اسلام پر جو بالواسطہ حملے کئے گئے ہیں وہ بے انتہا ہیں ۔ آپ یورپ کے کسی بھی مصنف کو لے لیں اس کی تصنیف اسلام پر حملے سے خالی نہیں ہوگی ۔ ہسٹورین (HISTORIAN) ہے تو اس نے بھی اسلام پر حملہ کیا ہے ۔ سائیکالوجسٹ (PHYCHOLOG...) ہے تو اس نے بھی حملہ کیا ہے ۔ اگر وہ PHYSICIST ہے ، تو اس نے بھی جہاں داؤ لگا اسلام پر حملہ کیا ۔ ڈاکٹر ہیں تو وہ بھی حملے سے باز نہیں آئے ۔ ... ان لوگوں نے اپنے ذہنی گند کو اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات پر اچھالنے کی کوشش کی ہے کہ اس کو پڑھا نہیں جاتا اور پھر خود اپنے رسول کو بھی معاف نہیں کیا ۔

اس کام کے لئے پہلے

ہر قسم کے لٹریچر کا مطالعہ

کرنا ہوگا تاکہ معلوم ہو سکے کہ کہاں کہاں یہ گند پھیلا ہوا ہے ۔ پھر اسے متعلقہ علماء کے سپرد کرنا ہوگا جو اس کا جواب دے سکیں ۔ یعنی صاحبِ علم لوگوں کا جو کسی خاص فن کے ماہر ہیں دینی علم کے ماہرین کے ساتھ مل کر ایسا دفاع اور جواب تیار کرنا ہوگا جو اس فن کے غیر مسلم ماہرین کو بھی قابلِ قبول ہو اور دینی نقطۂ نگاہ سے بھی سچا ہو ۔ اس کے لئے بعض جگہ جوڑے بنانے ہوں گے ۔ مثلاً آنحضورؐ کے (نعوذ باللہ) (EPILEPSY) مرگی میں مبتلا ہونے پر جب دشمن حملہ کرتا ہے تو دینی عالم کا کام ہے کہ وہ ان کی روایات کا جائزہ لے اور غلط اور جھوٹی روایات جو لکھنے والے نے اکٹھی کی ہیں ان پر تحقیق کرے اور مخالفِ اسلام ڈاکٹر جو طبی بحث اٹھاتا ہے تو اس کا جواب دینا احمدی ڈاکٹر کا کام ہے جو اسی کی زبان میں طبی بحث میں اسے شکست دے ۔ اس نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو بہت زیادہ کام پھیلا ہوا ہے ۔

پس میں تمام دنیا کے اہلِ علم احمدیوں سے کہتا ہوں کہ جس حد تک ممکن ہو اپنے وقت کو بچا کر وہ اپنے آپ کو علمی جہاد کے لئے تیار کریں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانے میں علمی میدان میں بکثرت اسلامی مجاہدین کی ضرورت ہے ۔

(از مجلس ارشاد ۹ رفروری ۱۹۸۳ء)

اعلانِ نکاح و درخواستِ دعا

مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کی بھانجی عزیزہ عائشہ انور سلمہا بنت مکرم محمد ظہور الدین صاحب آف حیدرآباد دکن حال مقیم سعودی عربیہ کے نکاح کا اعلان مکرم سید ناصر احمد صاحب ابن مکرم سید سلیمان صاحب آف حیدرآباد دکن کے ہمراہ مورخہ ۸/۲/۸۳ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمایا ۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم سید جہانگیر علی صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ یکصد پچاس روپے ادا کئے ہیں ۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ہر دو خاندانوں میں محبت و اخوت کا موجب اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ... آمین

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ولادتیں

(۱) — مورخہ ۲۲/۲/۸۳ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم جمیل احمد صاحب ریڈیو مکینک قادیان کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "نعمان احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم خلیل الرحمٰن صاحب کارکن دفتر دعوۃ و تبلیغ کا پوتا اور مکرم حکیم محمد اسماعیل صاحب ہبلی کا نواسہ ہے۔

(۲) — مکرم عبد الحکیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ آسنور (کشمیر) رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اور بزرگانِ سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل برادرم مکرم عبد الرشید صاحب نائیک کو چار بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے الحمد للہ اس خوشی میں نومولود کے نانا نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ پندرہ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

(۳) — مکرم عبد العزیز صاحب اصغر کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُن کے برادرِ نسبتی مکرم عبد القدوس صاحب فاروقی جے پور کو بتاریخ ۲۲/۲/۸۳ تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نومولود کا نام "عبد الہادی" تجویز فرمایا ہے۔

(۴) — اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد اختر صاحب کانپوری مقیم جونا بازار اورنگ آباد کو بتاریخ ۱۴/۱/۸۳ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ۳۰ روپے ارسال کئے ہیں فجزاہ اللہ خیراً

(۵) — عزیزاین الیاس احمد جلیل متعلم مدرسہ احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ برادرم مکرم عبد الغفور صاحب دیودرگی کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۹/۲/۸۳ پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ برادرم موصوف نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ بیس روپے امانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً

(۶) — محترمہ نجم النساء بی بی صاحبہ کوسمبی (اڑیسہ) تحریر فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کے دو بیٹوں عزیز میاں عبد الرحیم سلمہٗ اور عزیز میاں عبد الرؤف سلمہٗ کو بیٹیاں عطا فرمائی ہیں فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

قارئینِ بدر سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودین کو نیک صالح و خادمِ دین بنائے اور صحت و عافیت والی درازی عمر و بلندی اقبال سے نوازے آمین۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دعا

● — حیدر آباد سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم محمد عبد الحی صاحب احمدی حیدر آباد بوجہ ہائی بلڈ پریشر شدید بیمار ہیں اور دواخانہ عثمانیہ میں شریک ہیں۔ حالت خطرے سے باہر نہیں موصوف کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے ● — مکرم شیخ غلام مسیح صاحب احمدی بھدرک (اڑیسہ) مبلغ بیس روپے امانت بدر میں ادا کر کے اپنی اہلیہ محترمہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● — محترمہ زینب بیگم صاحبہ منور آباد سرینگر اپنے بیٹوں عزیزان ڈاکٹر مظفر احمد صاحب محمد اقبال صاحب اور منیر احمد صاحب کی صحت و عافیت، پریشانیوں کے ازالہ، دینی و دنیوی ترقیات نیز خود کا انجام بخیر ہونے کے لئے ● — مکرم سلیمان خان صاحب بھدرک اور مکرم صلاح الدین خان صاحب بھدرک کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● — مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ کٹک اپنی پریشانیوں کے ازالہ اور بیش از بیش خدمتِ سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے ● — مکرم منیر الدین صاحب موضع ہسری (رانچی) اپنے بیٹے عزیز محمود احمد سلمہٗ کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے لئے ● — محترمہ ماجاہ سیکمی درما صاحبہ انڈونیشیا اپنی نواسی عزیزہ مبارکہ سلمہا اور ان کی بچی عزیزہ نحدیا سلمہا کی صحت و عافیت اور نیک صالح و خادمِ دین ہونے کے لئے ● — مکرم ویلی اسلی صاحب آف تاسیک ملایا اور مکرم ڈاکٹر احمد ہیلان صاحب آف جکارتہ اپنی صحت و عافیت، ہر طرح کی خیر و برکت اور حصولِ رضائے الٰہی کے لئے ● — محترمہ خالدہ صاحبہ اہلیہ مکرم گستا بنعت صاحب آف جکارتا (انڈونیشیا) درپیش مشکلات کے ازالہ اور اپنے بیٹے عزیز فرحت احمد سلمہٗ کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● — مکرم عبد الرحیم غنی صاحب نائب صدر جماعتِ احمدیہ جکارتا اپنی بھانجی عزیزہ خیرانی ممتاز سلمہا کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● — عزیزہ نور العین مبارکہ صاحبہ مقیم جکارتا اپنی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● — محترم سید شاہ محمد صاحب الجیلانی واقف زندگی سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا عارضہ قلب بیمار ہیں ان کی اہلیہ بھی بیمار رہتی ہیں ہر دو کی صحت و عافیت اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

نصابِ دینی امتحان برائے جماعتہائے احمدیہ ہند

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہند کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتوں کے دینی امتحان کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کردہ کتاب رسالہ "الوصیّت" بطور نصاب مقرر کی ہے۔ اس کا امتحان مورخہ ۲۸ ظہور (اگست) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء بروز اتوار ہوگا۔ احباب ابھی سے اس کا مطالعہ شروع کر دیں اور اس دینی امتحان میں شریک ہو کر اس کی برکات و فیوض سے مستفید ہوں نیز سیکرٹری صاحب تبلیغ اس امتحان میں شامل ہونے والے افراد کی فہرست مع ولدیت نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دہلی میں مسجد احمدیہ و دار التبلیغ احمدیہ کی تعمیر

دہلی ہندوستان کا دار الخلافہ ہونے کی وجہ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے اس عظیم اور اہم شہر میں جماعت کی طرف سے مسجد اور دار التبلیغ کی تعمیر اب تک نہیں ہو سکی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے دہلی میں مسجد اور دار التبلیغ کی تعمیر کے لئے درخواست پیش کی گئی۔ حضور نے ازراہِ شفقت دس لاکھ روپے جماعتہائے احمدیہ بھارت سے فراہم کرنے کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ لہٰذا احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور تعمیر مسجد احمدیہ اور دار التبلیغ دہلی کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیہ جات دے کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

احباب جو وعدے فرمائیں اُن کی ادائیگی ایک سال کے اندر اندر کر کے ممنون فرمائیں۔

نوٹ:- دفتر محاسب میں مد "تعمیر مسجد احمدیہ دہلی" قائم کر دی گئی ہے۔ عطیہ جات اسی مد میں بھجوائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مال خدا تعالیٰ کے ارادے سے آتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:-

"اگر کوئی تم میں سے خدا تعالیٰ سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔" (اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم)

احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ "نشر و اشاعت" میں بڑھ چڑھ کر عطیات بھجوائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کے وارث بنیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مجلس اطفال الاحمدیہ

☆ — ہر جگہ جہاں تین یا اس سے زائد احمدی بچے ہوں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہونی چاہیئے

☆ — ہر مجلس میں ناظم اطفال اور مربی اطفال ضرور مقرر ہونے چاہئیں۔

☆ — ہر ماہ میں کم از کم دو اجلاس عام اور دو اجلاس عاملہ ہونے ضروری ہیں۔

☆ — ناظمین اطفال اپنی ماہانہ رپورٹ چھپے ہوئے فارم پر مرکز میں دس تاریخ سے پہلے ارسال فرمائیں ☆ — مرکز کی طرف سے آمدہ خطوط پر بروقت عمل اور اُن کا جواب دیا جانا ضروری ہے — صدر صاحبان اور مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ مجالس اطفال الاحمدیہ کے قیام میں قائدینِ مجالس اور ناظمین اطفال کی راہنمائی فرماتے رہیں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انتخاب

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی میعاد (حسب قاعدہ نمبر ۱۹ دستور اساسی انصار اللہ) تین سال ہوتی ہے۔ گزشتہ انتخاب کی میعاد کے اختتام پر مطابق قواعد کارروائی ہونے کے بعد جلسہ سالانہ گذشتہ پر شوریٰ میں چار اسماء پر غور کیا گیا۔ خاکسار کو زیادہ آراء ملیں اور دوسرے نمبر پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اس امر کا اظہار فرما چکے تھے کہ خاکسار کی مصروفیات زیادہ ہیں اور ان میں زیادتی ہوتی جا رہی ہے۔ خاکسار کی طرف سے بھی یہی معذوری ظاہر کی گئی تھی رپورٹ انتخاب شوریٰ پیش ہونے پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رقم فرمایا کہ

"اگر دوبارہ الیکشن کروانا ممکن نہ ہو یا مشکل ہو تو (مولوی) بشیر احمد خادم صاحب کا نام منظور ہے۔ اس وضاحت کے ساتھ کہ میاں وسیم احمد دیگر ذمہ داریوں کے باعث معذور ہیں۔"

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کر دیا گیا ہے کہ اس وقت دوبارہ الیکشن ممکن نہیں اور یہ کہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کو ان کے تقرر کی اطلاع دے دی گئی ہے سو تمام مجالس کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ خاکسار: مرزا وسیم احمد

ناظر اعلیٰ قادیان

احمدی ڈاکٹروں اور انجینئروں کے بارہ میں

ضروری اعلان:-

قبل ازیں اخبار بدر میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ بزرگان سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں ہندوستان کے احمدی ڈاکٹروں انجینئروں اور آرکیٹکٹوں کی علیحدہ علیحدہ ایسوسی ایشن بنانا مطلوب ہے لہٰذا جملہ احمدی ڈاکٹر، انجینئر اور آرکیٹکٹ صاحبان اپنے کوائف (نام۔ مکمل پتہ اور ملازمت کی نوعیت) نظارت امور عامہ کو بھجوا دیں۔ مگر ابھی تک نظارت ہذا کو ہمارے سبھی کوائف احمدی ڈاکٹروں اور انجینئروں کی جانب سے مطلوبہ کوائف ارسال نہیں کئے گئے ہیں اور اس طرح ایسوسی ایشن بنانے کے کام میں تاخیر واقع ہوتی جا رہی ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ سو اعلان ہذا کے ذریعہ ایک بار پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہمارے ایسے احمدی ڈاکٹر، انجینئر، آرکیٹکٹ صاحبان جنہوں نے ابھی تک مطلوبہ کوائف نظارت ہذا کو ارسال نہیں کئے ہیں وہ بلا مزید تاخیر نظارت ہذا کو ارسال کر کے ممنون فرمائیں تاکہ اس تعلق میں ضروری کارروائی کی جلد تکمیل کی جا سکے تاکہ ساری دنیا کے احمدی ڈاکٹروں، انجینئروں اور آرکیٹکٹوں کی جو ایسوسی ایشن بنی ہے اس میں آپ کو شامل کیا جا سکے۔

نوٹ:- احمدی ڈاکٹر جو M.B.B.S یا اس کے مساوی کوئی ڈگری رکھتے ہوں وہ بھی اپنے مطلوبہ کوائف ارسال فرما دیں۔ اسی طرح B.V.S ڈاکٹر مویشیاں بھی نظارت ہذا کو مندرجہ بالا اعلان کے مطابق اپنے کوائف ارسال کریں۔

ناظر امور عامہ قادیان

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے "اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" (حدیث نبویؐ) کے نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب بیج بنوائے ہیں۔ قیمت فی بیج صرف ۱/۲ روپیہ ہے۔ جو مجالس بیج حاصل کرنے کی خواہشمند ہوں وہ جلد از جلد اپنے آرڈرز بھجوائیں۔

محمد شمس الدین فاضل قائد مجلس خدام الاحمدیہ (افضل گنج) حیدرآباد ۱۲

دعائے مغفرت:- مکرم بشیر احمد صاحب لون احمدی ساکن ناصر آباد (کشمیر) کا ایک بیٹا گزشتہ دنوں تھریشر کی مشین کے پٹہ میں آ جانے سے وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین بدر سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔ مکرم بشیر احمد صاحب لون نے بطور صدقہ عزیز مرحوم کی طرف سے مبلغ پچاس روپے ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ ناظر بیت المال آمد قادیان

وقف جدید کیلئے عارضی معلمین مطلوب ہیں

وقف جدید کا بیشتر کام نماز، ناظرہ اور باترجمہ قرآن مجید پڑھانا اور دینی معلومات سکھلانا ہے جس کے لئے عام طور پر مقامی احباب میں سے عارضی معلمین مقرر کئے جاتے ہیں۔ جو جماعتیں ایسے معلمین اپنی اپنی جماعت کے لئے پیش کر سکتی ہوں وہ ایسے احباب کے کوائف مجلس عاملہ کی تصدیق سے بھجوا دیں اور ایسے احباب کی رضامندی بھی تحریراً حاصل کر لی جائے۔ حسب گنجائش ان جماعتوں کی ضروریات پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

تیسرا آل اڑلیسہ سالانہ اجتماع انصار اللہ

جملہ اراکین مجلس انصار اللہ بالخصوص اراکین مجالس اڑلیسہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تیسرا آل اڑلیسہ سالانہ اجتماع بمقام کرڈا پلی مورخہ ۹، ۱۰ر اپریل ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوگا۔ جملہ اراکین مجالس انصار اللہ اس میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان شریک اجتماع ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے تازہ ارشادات اور جلسہ سالانہ ربوہ کے چشم دید حالات سنائیں گے۔ اجتماع کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے احباب دعا بھی فرمائیں

المعلن: انیس الرحمٰن خان
ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ اڑلیسہ

امتحان لجنہ اماء اللہ بھارت و ناصرات الاحمدیہ بھارت

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ دینی امتحان کے لئے تمام ممبرات لجنہ تیاری شروع کر دیں۔ لجنہ و ناصرات کے امتحان کا نصاب لائحہ عمل ۱۹۸۳ء میں درج ہے۔ یہ لائحہ عمل ہر لجنہ کی صدر صاحبہ کو جلسہ پر دے دیا گیا ہے۔ ممبرات اپنی صدر صاحبہ لجنہ سے مل کر نصاب نوٹ کر لیں اور تیاری شروع کر دیں۔ ناصرات الاحمدیہ کا امتحان مورخہ ۲۶ر جون بروز اتوار اور لجنہ کا امتحان مورخہ ۲۸ر اگست بروز اتوار ہوگا۔ مقررہ تاریخ کے بعد کسی لجنہ و ناصرات کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اعلان نکاح

عزیزہ سیدہ فاطمہ بلقیس صاحبہ بنت مکرم سید محمد سلیمان صاحب مونگھیر کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم ریاض احمد صاحب ابن مکرم سلطان احمد صاحب مرحوم ساکن ہیر ضلع بھاگلپور مبلغ پانچ ہزار روپیہ اور ایک اشرفی حق مہر پر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بتاریخ ۱۸/۲/۸۳ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں فرمایا۔ احباب کرام اس نکاح کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرم نثار احمد صاحب ماموں ریاض احمد صاحب نے اس خوشی میں مبلغ ۲۵/- روپے اعانت اخبار بدر کے لئے دیئے ہیں فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار: شریف احمد امینی ناظر امور عامہ قادیان

تجویز نام اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے ہاں تین لڑکیوں کے بعد دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "طارق انعام" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد انعام غوری قادیان

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ"

(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلّہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

PHONE 23-9302

THE JANTA

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CARRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- ٹپسیا ربڑ ورکس

۲۳ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام صفحہ ۹ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی بوٹ ہال

نمبر ۵-۲-۱۸۰
فلک نما
حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربڑ پروڈکٹس۔ ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز 23-1652
23-5222

آٹو ٹریڈرز

۱۶-مینگولین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹرس

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE CALCUTTA-700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔

ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA,

BOMBAY-400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۱۷۔ فون نمبر: ۴۳۴۷۱۷

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"ظالم قیامت کے دن کئی اندھیروں میں ہوگا۔" (متفق علیہ)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"اس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔" (کشتی نوح)

پیشکش:-

محمد امان اختر۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز:-

۳۲۔ سیکنڈ مین روڈ

سی۔ آئی۔ ٹی کالونی

مدراس ۶۰۰۰۰۴

صاف موٹرس

ارشادِ نبوی ﷺ

اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا (ترمذی)

ترجمہ:- مسلمانوں میں زیادہ کامل ایمان اس شخص کا ہے جس کی عادتیں سب سے اچھی ہوں۔

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

الیکٹرانک ٹی وی، ریڈیو۔ نیز اُردو شارٹ ہینڈ مشینوں کی سیل اور سروس

احمد الیکٹرانکس
باری پورہ (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
اسلام آباد (کشمیر)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

۞ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔

۞ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔

۞ امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6 ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM.- MOOSA RAZA
PHONE .- 60 5558.
BAGALORE - 2.

حیدرآباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر کار پول

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

سٹار ربن اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوز۔ ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

فون نمبر ۴۲۹۱۶

ٹیلیگرام: سٹار ربن

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA — 15

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب جالی پشاوری، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے